سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سوموار،15۔اگست2022

(یوم الاثنین،16 محرم الحرام1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 16

437

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ15۔اگست2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

439

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 15-اگست 2022

(یوم الاثنین، 16 محرم الحرام 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 04 بج کر 18 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ
وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سورہ بقرہ (آیت نمبر 177)

نیکی یہی نہیں ہے کہ تم مشرق و مغرب کو قبلہ سمجھ کر ان کی طرف منہ کر لو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں۔ اور گردنوں کے چھڑانے میں خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں O

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد بن احمد سرور نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلِ علیٰ نبینا، صلِ علیٰ محمدٍ

محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے
محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے
فرشتو! یہ دے دو پیغام انکو خبر جا کے دے دو ان کو فرشتو
کہ خادم تمہارا سعید آ رہا ہے مدینہ ، مدینہ ، مدینہ ، مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ وفا تم نہ دیکھو گے ہرگز کسی میں
زمانہ وہ ایسا قریب آ رہا ہے حفاظت کرو اپنے ایمان و دیں کی
زمانہ وہ ایسا عجیب آ رہا ہے محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے
بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے تمہیں کچھ خبر ہے کہاں جا رہا ہوں
رسولِ خدا ﷺ ہیں وہاں جا رہا ہوں تمہیں کچھ خبر ہے میں کیا پا رہا ہوں
محبت کا اُن کی مزہ پا رہا ہوں چلو جا کے رہنا مدینے میں اب تو
قیامت کا منظر قریب آ رہا ہے فرشتو یہ دے دو پیغام انکو
خبر جا کے دے دو ان کو فرشتو کہ خادم تمھارا سعید آ رہا ہے
مدینہ ، مدینہ ، مدینہ بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ مدینہ

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمارے پورے پنجاب میں جانوروں میں ایک بیماری آئی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امین اللہ خان! ہمارے ایک ایم پی اے صاحب کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے پہلے اُن کے لئے فاتحہ پڑھ لیں اور پھر Question Hour کے بعد بالکل آپ اپنی بات کریں پھر اس پر انشاءاللہ ایکشن بھی لیتے ہیں۔

تعزیت

معزز رکن جناب امین اللہ خان کے بھائی اور سانحہ فیروزہ میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ فوزیہ عباس نسیم: جناب سپیکر! سانحہ فیروزہ میں تیرہ افراد کی ہلاکت ہوئی ہے اُن کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جو کوئٹہ میں واقعہ ہوا ہے اُس کے لئے بھی دعا مغفرت کر لی جائے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! اے آر وائی چینل والے اور کچھ دوسرے صحافی بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں تو اُن کو منانے کے لئے ایوان سے کچھ معزز ممبران کو بھیج دیں کہ اُن کو منا کر لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! فاتحہ خوانی کے بعد جناب فیاض الحسن چوہان اور آپ ایوان سے تشریف لے جائیں اور ان صحافی حضرات کو منا کر لے آئیں۔ پہلے ہمارے ملک محمد سلیم اختر صاحب ہمارے قابل احترام ایم پی اے ہیں اُن کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اور جو 13 افراد کی ہلاکت ہوئی ہے اُن کے لئے بھی پہلے دعا مغفرت کر لی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔ آپ کا mic on ہے اب دوسرے ہاتھ والے mic کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بہت شکریہ۔ آپ کے آنے سے بھی تبدیلی آئی ہے اور mic والی تبدیلی بھی بہت خوشگوار ہے یعنی دونوں تبدیلیاں بہت خوشگوار ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میری طرف سے آپ کو منصب سنبھالنے پر بہت بہت مبارک ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کا شکر اور کرم ہے اور میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ کے یہاں بیٹھنے سے انصاف کا بول بالا ہو گا اور ہر ممبر کی عزت و تکریم میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ میرا سوال نمبر 1683 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کی بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1683: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال کی عمارت زیر تعمیر ہے یہ کب سے زیر تعمیر ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں بقایا فنڈنگ کب تک کر دی جائے گی اور کب آپریشنل ہو جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے اور کیا محکمہ کی ملکیتی ہے آگاہ کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بتائیں کہ سال 18-2017 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی کیا کارکردگی رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کی عمارت زیرِ تعمیر ہے۔یہ عمارت 28.05.2015 سے زیرِ تعمیر ہے اس عمارت کا تخمینہ لاگت 108.794 ملین روپے ہے۔اس عمارت پر اب تک 121.150 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں 05 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کو ریلیز کرنے کا حکم جاری ہے۔اس سکیم کا PC-IV فارم زیرِ عمل ہے جو کہ ضابطہ کی کارروائی کے بعد فنکشنل کر دی جائے گی۔

(ب) یہ تھانہ نہیں ہے، البتہ یہ دُرست ہے کہ ادارہ ہذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے، جو گورنمنٹ سرٹیفائیڈ سکول ساہیوال(محکمہ جیل خانہ جات) سے مورخہ 20.02.2013 کو حاصل کی گئی۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کو سڑکوں، ہسپتالوں، چوراہوں سے اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان عالمی معاہدہ برائے تحفظِ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔بے آسرا، نادار، مفلس اور بے سہارا عدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ 18-2017 میں 6159 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا۔چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ Helpline 1121 چوبیس گھنٹے مشکل حالات کا شکار بچوں کے لئے سرگرم عمل ہے اور دوران سال 18-2017، 3297 ہیلپ لائنز پر کام کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس نے Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت 171000 جرمانہ کیا اور بچوں کے حقوق پامال کرنے والے اور

بچوں کے ساتھ جنسی، جسمانی تشدد اور مختلف جرائم میں ملوث افراد کے خلاف 19 FIRs درج کروائی گئیں۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات بھی Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت مہیا کر رہا ہے۔ دوران سال 18-2017، 2865 نادار مفلس اور غریب بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن سکولز میں رجسٹرڈ کیا گیا اور 4972 بچوں کو ابتدائی صحت کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے چائلڈ سائیکالوجسٹ نے 3835 بچوں کے ابتدائی انٹرویو کئے اور بچوں کے 2524 انفرادی کونسلنگ سیشن لئے اور 889 بچوں کے اجتماعی کونسلنگ سیشن لئے۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے فیملی ٹریسنگ سیکشن نے پنجاب بھر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 3761 بچوں کو ان کے خاندانوں کے حوالے کیا۔ صوبہ سندھ کے 51 بچوں کو، صوبہ خیبر پختونخوا کے 189 بچوں کو، صوبہ بلوچستان کے 6 بچوں کو اسلام آباد کے 25 بچوں کو، آزاد کشمیر کے 9 بچوں کو اور افغانستان کے 15 بچوں کو اُن کے خاندانوں کو بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس حوالے کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گداگری کے خاتمے کے لئے بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جنسی اور جسمانی تشدد اور دیگر جرائم کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے بچوں کی مدد کے لئے کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال کی عمارت زیر تعمیر ہے، یہ کب سے زیر تعمیر ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے، اس پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں بقایا funding کب تک کر دی جائے گی اور کب تک یہ عمارت operational ہو جائے گی؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب مجھے یہ بتادیں کہ بچوں کی پروٹیکشن کے لئے جو انہوں نے ساہیوال میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ بنایا ہے یہ

بلڈنگ کب مکمل ہو جائے گی اور اس میں جو کمی ہے یا جو اس بلڈنگ میں ضروریات کی چیزیں ہیں وہ کب تک provide کر دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: آج چونکہ ہوم منسٹر صاحب چھٹی پر ہیں لہٰذا میں جناب بشارت راجہ سے درخواست کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے ان کے behalf پر سوالات کے جوابات دے دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ یہ عمارت 28.05.2015 سے زیرِ تعمیر ہے اس عمارت کا تخمینہ لاگت 108.794 ملین روپے ہے۔ اس عمارت پر اب تک 121.150 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں 05 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کو release کرنے کا حکم جاری ہے۔ اس سکیم کا PC-IV فارم زیر عمل ہے جو کہ ضابطہ کی کارروائی کے بعد functional کر دی جائے گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ چائلڈ پروٹیکشن اتھارٹی کی buildings کو مکمل کرنے کے لئے چیف منسٹر صاحب ایک special initiative لے رہے ہیں اور آئندہ چند دنوں میں محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کی ہمارے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے اس میٹنگ میں ہم انشاءاللہ کوشش کریں گے اس کی پوری رقم ادا کر دی جائے کیونکہ جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ اس حوالے سے ایک بھاری رقم خرچ کی جاچکی ہے اس لئے اس پروٹیکشن یونٹ کا مکمل ہونا ضروری ہے لہٰذا اس کے مکمل کرنے کے لئے ہم انشاءاللہ تعالیٰ اقدامات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! راجہ صاحب بہت senior parliamentarian and minister ہیں مجھے ان کے جواب دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے جو جواب محکمہ نے دیا ہے وہ پڑھ لیا ہے لیکن وہاں پر صورتحال کچھ اور ہے۔ راجہ صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے کیونکہ انہوں نے میری بات کو endorse کیا ہے کہ اس یونٹ پر اتنی بھاری رقم خرچ کی جاچکی ہے لیکن وہاں پر چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ابھی تک فعال نہیں ہے۔ وہاں پر جو غریب نادار اور یتیم بچے جاتے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ لاہور سے بیٹھ کر کوئی صاحب اس یونٹ کو دیکھ رہے

ہیں اور وہاں پر کوئی خاطر خواہ نظام نہیں ہے۔ میں آپ سے ایک humble submission کروں گا کہ اگر منسٹر صاحب بیمار ہیں اور وہ ہاؤس میں نہیں آ رہے تو کوئی بات نہیں آپ مہربانی فرما کر ان کے آنے تک میرے اس سوال کو pending فرما دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں میں exactly بتا رہا ہوں کہ ہم آئندہ چند دنوں میں اس کے لئے رقم allocate کرنے جا رہے ہیں۔ اگر منسٹر صاحب تشریف لائیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کے لئے رقم release کریں گے کیونکہ میں خود بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ وہاں یونٹ پر بھاری رقم خرچ ہو چکی ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ تنقید برائے تنقید کے حوالے سے میں بات نہیں کر رہا کیونکہ جو ہماری صوبائی حکومت کا حالیہ بجٹ منظور ہوا ہے اس وقت ان کی حکومت تھی انہوں نے پاس کیا تھا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس یونٹ کو مکمل کرنے کے لئے خاطر خواہ رقم نہیں رکھی گئی لیکن اس کے باوجود میں آپ کے توسط سے معزز رکن کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو مکمل کرنے کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! راجہ صاحب کی مہربانی ہے لیکن اُس وقت یہ سوال under discussion نہیں تھا otherwise اللہ کے فضل سے اس پر پوری funding ہوتی۔ میں نے آپ سے کوئی ایسی demand نہیں کی جو کہ irrelevant ہے۔ منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ اگلے ماہ آپ کو اتنی رقم جاری کر دی جائے گی چونکہ یہ آج وزیر داخلہ ہیں اگر منسٹر صاحب on the floor of the House یہ بات ذمہ داری سے کہہ دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں otherwise جو minister concerned ہیں جن کے پاس اس محکمے کا portfolio ہے ان سے میٹنگ کر کے ہم رقم جاری کروا لیں گے چونکہ یہ ساہیوال کے غریب نادار اور یتیم بچوں کا معاملہ ہے جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جس طرح سے راجہ صاحب نے فرمایا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ملک صاحب کی تسلی کے لئے میں نے جو گزارش کی ہے میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا لیکن میں آپ کے

توسط سے ملک صاحب کو ensure کرتا ہوں کہ جیسے ہی concern minister واپس تشریف لائیں گے میں ملک صاحب کی ان کے ساتھ میٹنگ بھی کروادوں گا and we ensure کہ اس یونٹ کے لئے رقم allocate کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے کیونکہ آپ اور راجہ صاحب میرے بڑے بھائی ہیں تو پھر میرا مان جانا ہی بنتا ہے۔ اس کے علاوہ میری مجال ہی نہیں کہ میں کوئی بات کروں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3557 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے---وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3817 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے---وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3855 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4050 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4051 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے---وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4186 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے---وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4222 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے---وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4336 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے---وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4400 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4450 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ available ہیں اور میٹنگ میں ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وہ کتنی دیر تک ہاؤس میں آجائیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ ابھی کچھ دیر میں آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ہم آپ کے کہنے پر جناب سمیع اللہ خان کا سوال نمبر4475 کو پانچ منٹ تک کے لئےpending کرتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان کا سوال ابھی dispose of نہیں بلکہpending ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر4482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: جنوری2019 تا فروری2020 میں سنگین جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4482: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 تا 20۔فروری2020 ضلع ساہیوال کے تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور بجرم 376 ت پ کے کتنے مقدمات درج ہوئے مذکورہ مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا کتنے ملزمان اشتہاری ہوئے نام ولدیت اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا حکومت تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں مقدمہ نمبر 20/30 بجرم 376 ت پ اور دیگر درج مقدمات کے ملزمان / اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یکم جنوری 2019 تا فروری 2020 ضلع ساہیوال کے تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں درج شدہ مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

قسم جرم	کل مقدمات	گرفتار	اشتہاری
ڈکیتی	05	21	-
اغوا363،364،365	07	21	01

قتل	06	12	-
راہزنی	18	30	01
376ت پ	09	12	01

فہرست مجرمان اشتہاری ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے تمام طریق کار بروئے کار لائے جا رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 87ض ف عمل میں لائی جا چکی ہے جبکہ کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف کا تحرک کیا جا رہا ہے۔ مجرمان اشتہاری کے دفتر نادرا سے شناختی کارڈ نمبر حاصل کر کے ان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے گا، ان مقدمات کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

(ب) تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں مقدمہ نمبر 20/30 جرم 14 حساس سکیورٹی آرڈیننس کا اندراج ہے۔ مقدمہ نمبر 20/33 بجرم 20/33 بجرم 376ت پ تھانہ کسووال درست ہے جس کی مکمل پراگرس رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو ایسا لگے گا جیسا کہ ہمارے ساتھ کوئی مذاق ہو رہا ہے۔ میں نے یہ سوال 20۔ فروری 2020 کو جمع کروایا تھا۔ میں نے اُس وقت اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ یکم جنوری 2019 تا 20 فروری 2020 ضلع ساہیوال کے تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور بجرم 376ت پ کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟ آپ ملاحظہ فرمالیں کہ اڑھائی سال کے بعد میرے سوال کا جواب آیا ہے لیکن آج ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے لہذا میں آج احتجاجاً اس پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔ آج اڑھائی سال کے بعد جو جواب دیا گیا ہے تو آپ کو اس پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لینا چاہئے it's embarrassing for the member میرے خیال میں آپ پہلے لک صاحب کی بات سن لیں کیونکہ لک صاحب سیکرٹری اسمبلی ہیں اس لئے ان کی بات سننا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بات کریں میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اڑھائی سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اس کو دیکھ لیں میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ آپ اس پر کوئی ایکشن لیں لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے لہٰذا میں احتجاجاً اس پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ نے مہربانی فرمائی اور معزز ممبر بھی یہ فرمارہے ہیں کہ یہ جواب update نہیں ہے، یہ درست ہے کہ یہ جواب 12۔اگست 2022 کو موصول ہوا ہے definitely اس میں بعد میں تبدیلی آئی ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ بے شک آپ اسے pending فرمالیں، اس میں جو بھی latest position ہوگی میں معزز رکن کو پہنچادوں گا اگر آپ اسے dispose of کرتے ہیں پھر بھی میں کل معزز رکن کو اس بارے میں جو بھی latest position ہے دے دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: راجہ صاحب! آپ نے میری بات follow نہیں کی میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے کہا ہے کہ میں نے یہ سوال 2020 میں جمع کرایا اور اڑھائی سال کے بعد اس کا جواب آیا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رولز میں تو کوئی ایسی بات نہیں جب سوال take up ہوں گے تو اسی وقت جواب آنا ہے لیکن اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس میں کوئی negligence ہے تو میں عرض کررہا ہوں کہ میں latest جواب لے کر معزز ممبر تک پہنچادوں گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں اس میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ سوال و جواب اسمبلی کی ایک روح ہے، اگلے چند دنوں میں دونوں اطراف سے سینئر ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی constitute کر دیتے ہیں، within the parameters and rules میں رہتے ہوئے کوشش کرتے ہیں اور ایک time limit مقرر کردیتے ہیں جس میں جوابات آجائیں تاکہ وہ ساتھ ساتھ take up ہوسکیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ ایک اچھا idea ہے چونکہ آپ کے پاس بہت زیادہ backlog ہے جس وقت بھی اس طرح latest information والے سوالات آئیں گے تو ظاہری بات ہے اس قسم کے سوالات

اٹھیں گے کیونکہ ہم latest information نہیں دے پائیں گے۔ لہٰذا آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جس میں حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران شامل ہوں تاکہ آئندہ کے لئے latest سوالات take up ہوں اور معززاراکین کی محنت ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، بالکل درست ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): ایوان کا ٹائم بھی ضائع نہ ہو اور معزز رکن تک information بھی پہنچ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا ہے سوالات پر حکومتی اخراجات ہوتے ہیں، سب سے پہلے ممبر سوال کرتا ہے، اس پر محنت ہوتی ہے پھر اسمبلی کا سٹاف محنت کرتا ہے پھر وہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں جاتا ہے۔ میں آپ کے اس حکم کو appreciate کرتا ہوں لیکن میری استدعا ہے کہ آپ اس میں کوئی time limit مقرر کر دیں کہ ممبران اسمبلی میں کوئی سوال دیں تو اس کے دو یا تین ماہ کے اندر اندر اس کا جواب آنا چاہئے اس طرح بہت لمبی لائن نہیں لگے گی اور بہت زیادہ سوال اکٹھے بھی نہیں ہوں گے۔ میں نے آج کے موجودہ حالات کے بارے میں پوچھا ہے اگر مجھے اڑھائی سال کے بعد اس کا جواب ملے گا تو اس وقت وہ حالات نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ انشاءاللہ یہ کمیٹی بناتے ہیں اور رولز کے مطابق اس کا کوئی جلدی حل نکالتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی time limit بتا دیں۔

جناب سپیکر: اسی اجلاس میں کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر میرے اس سوال کو pending فرما دیں تاکہ اس پر latest information مل سکے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ فراخدلی کے ساتھ کہہ چکے ہیں کہ اس سوال کوdispose of کریں تو وہdispose of کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے note کر دیا ہے تو بالکل ٹھیک ہے آپ اسےdispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ملک صاحب کا یہ سوالdispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر4535 محترمہ گلناز شہزادی کی طرف سے ہے محترمہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہٰذا یہ سوالdisposed of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4543 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال خوشاب سے متعلقہ ہے لہٰذا میں محترمہ نیلم حیات ملک کے ایماء پر دریافت کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 4543 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: یوسی 12 اڑاڑہ اور نلی میں منشیات اور اسلحہ فروخت کنندگان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*4543: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کی یوسی 12 اڑاڑہ اور نلی میں منشیات اور اسلحہ کی خرید و فروخت عروج پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی دور میں D.P.O خوشاب خود یہاں پرVisit کر کے منشیات فروشوں اور اسلحہ فروشوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف کارروائی کرتے تھے مگر اب ایسا نہ ہونے کی وجہ سے ضلع خوشاب کے تمام پہاڑی علاقوں خاص کر جہاں پر جنگل ہے ان علاقوں میں منشیات اور اسلحہ کی خرید و فروخت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے؟

(ج) کیا D.P.O خوشاب خود ان علاقہ جات میں منشیات فروشوں اور اسلحہ کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ اس علاقہ میں بہت سی کوئلہ کی کانیں ہیں جہاں پر مزدوروں کی زیادہ تعداد پٹھانوں پر مشتمل ہے جو کہ صوبہ KPK سے تعلق رکھتے ہیں ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے پولیس روزانہ کی بنیاد پر وہاں موجود رہتی ہے فی الحال منشیات اور اسلحہ کی خرید و فروخت کا کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوتا البتہ اس سے قبل منشیات فروشی پر ذیل مقدمات درج ہو چکے ہیں۔

1۔ مقدمہ نمبر 60 مورخہ 24.03.2017 بجرم 324/353/186/337D/34 ت پ، 9-C CNSA تھانہ کٹھہ سگھرال۔

2۔ مقدمہ نمبر 66 مورخہ 10.04.2019 بجرم 324/353/186/148/149 ت پ 13/20/165 AO, 9-C&15-CCNSA تھانہ کٹھہ سگھرال۔

3۔ مقدمہ نمبر 127 مورخہ 19.05.2020 بجرم 324/353/186/34 ت پ 9-C CNSA, 13(2a) 20/65/AO ت پ تھانہ کٹھہ سگھرال۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ زیر دستخطی اور زیر دستخطی کے پیش رو گاہے بگاہے اس علاقہ کا وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں پر کئے جانے والے سرچ آپریشن ہمیشہ DPO کی زیر نگرانی ہوتے ہیں۔ سرچ آپریشن کے علاوہ سرپرائز چیکنگ بھی کی جاتی ہے یہ بات درست ہے کہ یہ علاقہ دشوار گزار پہاڑی راستوں اور جنگل پر مشتمل ہے مگر تمام راستوں پر پولیس اپنی موجودگی کو یقینی بناتی ہے۔ تاہم فی الحال کسی غیر قانونی سرگرمی کی کوئی اطلاع نہ ہے۔

(ج) غیر معاشرتی سرگرمیوں، جرائم کی روک تھام اور امن وامان کا قیام پولیس اور خصوصاً سربراہ ضلع پولیس کی اولین ذمہ داری ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ تمام پیش رو DPOs بشمول زیر دستخطی اس علاقہ میں وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ مزید برآں حلقہ

افسران کے ذریعے بھی اس علاقہ میں گشت کو یقینی بنایا جاتا ہے اور کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی تعامل نہیں برتا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! یہ سوال خوشاب سے related ہے، میں اس حوالے سے پوری detail جانتی ہوں، اس حوالے سے بہت زیادہ کام ہوا ہے، یہاں مائنز تھیں اور ان لوگوں کی طرف سے یہاں no go area بنا ہوا تھا، ان کے اڈے ختم کر دیئے گئے ہیں اور اب وہاں پر باقاعدہ پولیس چوکی بن گئی ہے اور اب اس وقت وہاں کوئی issue نہیں ہے۔ لہٰذا میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ جواب سے مطمئن ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولیس افسران وملازمین کے بچوں کو ویلفیئر فنڈز سے سکالرشپ کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*4571: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس کے افسران وملازمین کی تنخواہوں سے ویلفیئر فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے اگر ہاں تو کتنی، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) اس ویلفیئر فنڈ سے محکمہ افسران و ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے کس Level پر سکالرشپ دیتا ہے اس میں کون کون سے سکول ویونیورسٹی شامل ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے رول پالیسی کے مطابق 62 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو چار یونیورسٹی کے علاوہ دیگر سرکاری یونیورسٹی میں سکالرشپ نہیں دی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس افسران و ملازمین کی تنخواہوں سے پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈ کے لئے 3 فیصد کٹوتی کی جاتی ہے۔ یہ فنڈ پولیس ملازمین کی فلاح و بہود کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام پولیس ملازمین و افسران گریڈ (1 تا22) جو بلحاظ شرائط مندرجہ ویلفیئر پالیسی2016 سکالرشپ کے حقدار ہیں سکالرشپ کا اطلاق FA/FSC/I.Com یا اس کے مساوی تعلیم سے شروع ہوتا ہے۔BA/BSC/FA/FSC اور MA/MSC یااس کے مساوی ڈگریوں کے لئے تمام سرکاری اور پرائیویٹ کالج اور یونیورسٹیاں شامل ہیں۔ مزید پروفیشنل ڈگریوں کے لئے درج ذیل اعلیٰ ترین پرائیویٹ یونیورسٹیاں پولیس کے پینل میں شامل ہیں۔ جن میں پولیس افسران و ملازمین (سکیل 1 تا22) جن کے بچے پولیس ویلفیئر پالیسی کے مطابق نمبر حاصل کئے ہوں تو اُن کو سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

1۔ GIK ٹوپی (KPK) برائے انجنیئرنگ ڈگریاں۔

2۔ آغا خان یونیورسٹی کراچی برائے میڈیکل انجنیئرنگ اور تمام ڈگریوں کے لئے۔

3۔ LUMS لاہور میڈیکل ڈگریوں کے علاوہ تمام ڈگریوں کے لئے۔

4۔ NU-FAST میڈیکل ڈگریوں کے علاوہ تمام ڈگریوں کے لئے۔

(ج) یہ بات ہرگز درست نہ ہے کیونکہ ویلفیئر پالیسی 2016 کے مطابق سکالرشپ کے حصول کے لئے F.A اور F.S.C یااس کے مساوی طلباء وطالبات کو جن کے حاصل کردہ نمبر 65 فیصد ہوں ان کو سکالر شپ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح BA اور M.A,B.S.C اور M.S.C کے طلباء وطالبات کے لئے سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے حاصل کردہ نمبر 60 فیصد ہونے چاہئیں علاوہ ازیں تمام میڈیکل کالجوں اور engineering universities کے طلباء و طالبات کے لئے سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے 65 فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی ہے۔ تاہم M.A. اور M.S.C کے

طلباء وطالبات کے لئے حاصل کردہ نمبر کی حد60 فیصد ہے یہ بات ہرگز درست نہ ہے کہ چار یونیورسٹیوں کے علاوہ دیگر سرکاری یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کو سکالرشپ نہیں دیا جاتا سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے تمام طلباء وطالبات کو ویلفیئر پالیسی 2016 میں درج شدہ ہدایات کی روشنی میں سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پولیس کے افسران وملازمین کی تنخواہوں سے ویلفیئر فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے، جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس ویلفیئر فنڈ سے محکمہ افسران و ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے کس Level پر سکالرشپ دیتا ہے اس میں کون کون سے سکول ویونیورسٹی شامل ہیں اور جز (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے رول پالیسی کے مطابق 62 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو چار یونیورسٹیز کے علاوہ دیگر سرکاری یونیورسٹیز میں سکالرشپ نہیں دی جاتی ہے۔ پنجاب میں پولیس کا ایک بڑا اہم کردار ہے ہم سب ہر وقت دیکھتے ہیں کہ یہی پولیس افسران و ملازمین صبح عدالتوں میں لائن میں لگ کر کھڑے ہوتے ہیں، دوپہر تفتیش بھگت رہے ہوتے ہیں، شام تھانے میں بیٹھے ہوتے ہیں اور رات کو گشت کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بے چارے پنجاب کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے 24 گھنٹے محنت کرتے ہیں لہٰذا ہمیں ان کے بچوں کے لئے بھی سوچنا چاہئے۔ میں نے اس وجہ سے سوال دیا تھا کہ پنجاب میں جو پولیس ملازمین کام کر رہے ہیں ہم ان کی تنخواہوں میں سے تین فی صد کٹوتی کرتے ہیں ہم اس کے بدلے انہیں کیا کیا benefits دے رہے ہیں اور مزید کیا کیا benefits دینے چاہئیں؟ آپ کے علم میں ہے کہ جب بچے پرائیویٹ یونیورسٹیز کی environment دیکھتے ہیں تو ان کا سرکاری یونیورسٹیز میں جانے کا دل نہیں کرتا لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ پولیس ملازمین کے بچوں کا یہ حق ہے کہ انہیں ان یونیورسٹیز میں بھی رسائی دی جائے جہاں امیر کا بچہ پڑھ رہا ہے لیکن اس پولیس ملازم کا بچہ نہیں پڑھ رہا۔ لہٰذا میں چاہوں گا کہ راجہ صاحب اس بابت کوئی briefly بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز رکن نے جو سوال کیا تھا ہم نے اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت ہم جو کر رہے ہیں ہم نے اس کا تفصیلی طور پر تحریری جواب دے دیا ہے لیکن میں اس سے ہٹ کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 14-اگست کو یوم شہداء کے موقع پر وزیر اعلیٰ صاحب پولیس لائنز تشریف لے گئے تھے میں ان کے ساتھ تھا، چیف سیکرٹری پنجاب اور آئی جی پنجاب بھی ان کے ساتھ تھے وہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے شہداء کی families اور پولیس کے لئے کچھ general initiatives کا اعلان کیا تھا اُس میں پولیس کی welfare کے اقدامات بھی تھے، ہماری حکومت پولیس کے الاؤنسز میں بھی اضافہ کر رہی ہے، ہم شہداء کے بچوں کی تعلیم کے لئے بھی اقدامات کر رہے ہیں اور محکمہ پولیس کی welfare policy کو ہم revisit کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب شہداء کے بچوں کے LUMS یا بڑے بڑے انگلش میڈیم سکولز اور یونیورسٹیز میں داخلے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں کہ اُن کے لئے کوٹا مختص کیا جائے۔ چند دنوں میں انشاءاللہ تعالیٰ in writing policy آجائے گی اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے directive جاری ہو چکا ہے۔ ہمیں پولیس کی services کا اعتراف ہے میں خود اس بات کا داعی ہوں اور آج معزز رُکن نے بھی وہی بات کی ہے کہ ہمارے جان و مال کے تحفظ کے لئے پولیس گرمی و سردی میں دن اور رات ایک کر کے اپنے فرائض انجام دیتی ہے لہٰذا ان کی welfare کے لئے ہمیں اقدامات کرنے چاہئیں۔ میں معزز رُکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ point out کیا کہ شہداء کے بچوں کو اچھے تعلیمی اداروں میں داخلہ دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس حوالے سے ہماری حکومت پالیسی لا رہی ہے اور انہیں اچھے سکولوں میں داخلے کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں on the floor of the House جناب محمد بشارت راجہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ پولیس عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے 24 گھنٹے محنت کرتی ہے اور اُن کے بچوں کو اگر اچھے تعلیمی اداروں میں داخلے اور اچھے ہسپتالوں میں علاج معالجے کی سہولیات فراہم نہیں کی جائیں گی تو میں سمجھتا ہوں یہ ناانصافی ہے اور ایسی ناانصافی جناب

سبطین خان کے ہوتے ہوئے پنجاب میں نہیں ہونی چاہئے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ کوئی ایک آدھ مہینے میں ہی اس پر عملدرآمد کروائیں گے تاکہ اس میں کوئی دیر نہ ہو تو اگر آپ اس کے اوپر کوئی time limit فرما دیں تو یہ پولیس ملازمین کے لئے زیادہ بہتر ہو جائے گا اور پھر پنجاب پولیس زیادہ effectively کام کرے گی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب محمد بشارت راجہ نے ابھی کہا ہے کہ چند دنوں میں اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر4634۔ محترمہ سُنبل مالک حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4646۔ محترمہ راحت افزا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4678۔ محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4781۔ جناب نورالامین وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4799۔ جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر بھی 4801 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4896۔ محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4904 بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فیاض الحسن چوہان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں اور چودھری عدنان صاحب ایوان سے باہر صحافی دوستوں کے پاس گئے تھے اور اُنہیں منا کر صحافی لابی میں واپس لے آئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ARY News Channel کے اوپر پابندی لگائے جانے کے خلاف اُن کا احتجاج تھا اور اُن کی demand یہ تھی کہ پاکستان کے سب سے بڑے TV Channel کے اوپر ظلم و جبر اور استبداد کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں اُس کے خلاف پنجاب اسمبلی کے اندر کم از کم آواز بلند کی جائے۔ ہم اپنے قائد جناب عمران خان کی قیادت میں حقیقی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور پاکستان کے اندر ڈالرز اور ڈیلرز کی سرپرستی میں Regime change شروع ہوا اُس کے خلاف

جناب عمران خان نے آپریشن ردالسازش کا start لیا جس کا مرحلہ پنجاب کے اندر کامیاب ہو چکا ہے اور دوسرا مرحلہ جناب عمران خان کو two- third majority کے ساتھ وزیر اعظم بنانا ہے۔ اس پورے process کے اندر ARY News Channel نے front foot کے اوپر حق سچ کی جنگ لڑی ہے اور پاکستان کے اندر Electronic Media کی 22 سال کی history ہے تو ان 22 سال میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان کی وزارتِ داخلہ نے PEMRA کو legal codal formalities پورے کئے بغیر اس چینل کا NOC cancel کر دیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں شیم شیم کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اندر چار مارشل لاء آئے، پاکستان کے اندر 1970 سے 1977 کے درمیان سول مارشل لاء بھی آیا لیکن کبھی کسی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے بھی ایسے ظلم و جبر اور استبداد پر مبنی رویہ نہیں دکھایا۔ اس وقت اس امپورٹڈ حکومت اس سلطان مجبورالدین میاں محمد شہباز شریف چیری بلاسم والی سرکار نے تو حد ہی کر دی ہے۔ اس نے تو وہ ماحول بنایا کہ:

قربان تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چُرا کے چلے جسم و جاں بچا کے چلے

جناب سپیکر! پہلے اسی ہال کے اندر مجھے اور آپ کو مارا پیٹا گیا اور یہ دنیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ کسی اسمبلی ہال کے اندر parliamentarians کو پولیس کے ذریعے سے پٹوایا گیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں شیم شیم کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! ان کے سینے پر دوسری لعنت کا تمغہ سجا جب انہوں نے ARY New Channel کے اوپر پابندی لگائی تو میں پوری پاکستانی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں صوبہ پنجاب کی 11 کروڑ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں پاکستان تحریک انصاف کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں اس ہال کے 371 ممبران کی نمائندگی کرتے ہوئے میں یہ verbal قرارداد پیش کر رہا

ہوں کہ موجودہ امپورٹڈ حکومت نے ARY News Channel کے اوپر جو بندش لگائی ہے اس کو فی الفور ختم کیا جائے۔

حادثے سے بڑا سانحہ یہ ہوا
لوگ کہہ رہے ہیں نہیں حادثہ ہوا

جناب سپیکر! سندھ ہائی کورٹ نے آج سے دو دن پہلے فیصلہ دے دیا کہ NOC دوبارہ بحال کیا جائے لیکن ابھی بھی یہ ARY News Channel کے ساتھ "چڑی چھکا" کھیل رہے ہیں۔ عدالت کے اندر جا کر بیان دیتے ہیں کہ PEMRA نہیں مان رہی، PEMRA کہتی ہے کہ حکومت نہیں مان رہی اور پاکستان کے سب سے respectable TV Channel کو خراب کیا جا رہا ہے۔ میں ایک verbal قرارداد پیش کرتا ہوں جس کو سارے دوست own کریں گے کہ فوری طور پر ARY News Channel کی نشریات open کی جائیں، cable operators کو pressurize نہ کیا جائے اور آزادی صحافت پر کسی قسم کا قدغن نہ لگایا جائے۔ کیا سب دوستوں کو یہ قبول ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان نے verbal قرارداد پیش کر دی ہے لیکن اس میں میری advice ہے کہ کل Private Members' Day ہے تو آپ in writing قرارداد لے کر آئیں۔ صحافی حضرات گیلری میں آ گئے ہیں اُن کا بہت شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان کا سوال نمبر 4475 جناب محمد ارشد ملک کے کہنے پر pending کیا تھا اب 20 منٹس ہو گئے ہیں وہ تشریف نہیں لائے لہٰذا اب اُن کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4932۔ محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4932 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 20-2019 میں پنجاب پولیس کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4932: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال20-2019 کے دوران پنجاب پولیس کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز یہ بجٹ کہاں کہاں خرچ ہوا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے متعلقہ سامان اور آلات کی فراہمی کو کیسے یقینی بنایا جاتا ہے؟

(ج) کیا پولیس ملازمین کو کورونا کی وباء سے نمٹنے اوراپنی جانوں کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے ماسک وجراثیم کش سپرے فراہم کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مالی سال20-2019 کے دوران پنجاب پولیس کے لئے 128.927 بلین بجٹ مختص کیا گیا جو کہ ذیل میں درج مدات میں خرچ ہوا۔ تنخواہ کی مد میں: 109.752 بلین اور دیگر آپریشنل مدات میں: 19.174 بلین۔

(ب) ہنگامی حالت سے نپٹنے کے لئے حکومتی ہدایات و تدابیر کے مطابق ملازمان کی حفاظت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ جیسے کہ حالیہ کورونا کی وباء کے دوران واک تھرو گیٹ پر خصوصی سپرے اور ہاتھوں کی صفائی کے لئے صابن سے لے کر ہینڈ سینیٹائزر کی وافر فراہمی سے ملازمان کی حفاظت کو ہر ممکن حد تک یقینی بنایا گیا۔

(ج) جی بالکل ملازمان کی جانوں کے تحفظ کے لئے اور کورونا وباء سے نمٹنے کے لئے ملازمان کو وافر مقدار میں ماسک کی فراہمی کے ساتھ ساتھ جراثیم کش سپرے اور ہینڈ سینیٹائزر کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر!اس سوال کا جواب اڑھائی سال بعد آیا ہے۔ میرا ایک اور سوال نمبر 1075 ہے اُس کا جواب اڑھائی سال بعد بھی نہیں آیا۔ میں نے جہاں تک اسمبلی سے سیکھا ہے کہ questions سے بڑے اچھے effects آتے ہیں لیکن اڑھائی سال بعد جواب آتا ہے یا کئی دفعہ اڑھائی سال بعد بھی جواب نہیں آتا تو اس چیز کو درست کرنے کی بہت شدید ضرورت ہے کیونکہ اسمبلی کو فعال کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! محترمہ عائشہ اقبال بھی یہی کہہ رہی ہیں کہ ان کے سوالات بھی delayکا شکار ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس پر میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح آپ نے پہلے فرمایا ہے کہ کمیٹی بن جانی چاہئے تو آپ کمیٹی بنا دیں لیکن اگر سوال کا جواب دو سال اسمبلی سیکرٹریٹ میں پڑا رہے اور ہاؤس میں نہ پیش کیا جائے تو ہمیں اس سسٹم کوstreamline کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم انشاءاللہ اس معاملے کو بھی اس کمیٹی میں دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جی، جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر4941 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر4942 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5009 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5010 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5047 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5087 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر5173 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغبانپورہ میں آئس نشہ کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*5173: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ لاہور میں آئس نشہ اور دیگر نشہ آور کی فروخت جاری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آئس نشہ میں مبتلا افراد کی زیادہ تر تعداد چھوٹے بچے اور نوجوان ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نشہ پان فروشوں کی دکانوں پر سرعام فروخت ہو رہا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سال 2021 میں تھانہ شالامار میں منشیات کے کل 155 مقدمات درج رجسٹر ہوئے، جن میں آئس نشہ کے 05 مقدمات درج ہوئے۔ چرس 66 کلو 191 گرام، ہیروین 25 گرام، آئس 616 گرام اور شراب 1010 لیٹر برآمد ہوئی۔ 171 ملزمان گرفتار ہو کر حوالات برائے جوڈیشل بھجوائے جا چکے ہیں۔

(ب) تھانہ شالیمار میں آئس نشہ کرنے والے بہت کم لوگ ہوں گے اگر کوئی بچہ یا نوجوان اس قسم کے نشہ میں مبتلا پایا گیا تو اس کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) تھانہ شالیمار میں پان فروش کے آئس یا دیگر نشہ بیچنے کی بابت کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے مزید خفیہ نگرانی جاری ہے اگر کوئی نشاندہی سامنے آئی تو فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے منشیات فروشی کے متعلق سوال کیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ میرا سوال توٹھیک ہے اور وہاں سے 616 گرام آئس برآمد ہوئی مقدمات بھی درج ہوئے، چرس بھی برآمد ہوئی، ہیروین بھی برآمد ہوئی اور تقریباً 171 ملزمان بھی گرفتار ہوئے اور حوالات برائے جوڈیشل بھجوائے جا چکے ہیں اور یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تھانہ شالیمار میں آئس نشہ کرنے والے بہت کم لوگ ہوں گے۔ جب کہ یہ خود مان رہے ہیں کہ وہاں پانچ مقدمات درج ہوئے ہیں اور یہ تو وہ مقدمات ہیں جو چھپے ہوئے تھے اور ظاہر ہو گئے ہیں۔ میں ابھی بھی کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ وہاں جا کر دیکھیں گے کہ تو باغبانپورہ میں اور خاص طور پر جو حق نواز روڈ ہے وہاں پر ابھی بھی یہی حال ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ جس نے بھی آپ کو یہ

جواب دیا ہے کیا اس نے باغبانپورہ کی تمام تفصیلات جو انہوں نے تھانے سے لی ہیں وہ درست اور حقیقت پر مبنی ہیں؟ کیونکہ میں انہیں نشاندہی کر سکتی ہوں کہ باغبان پورہ میں کس کس جگہ پر یہ نشہ سرے عام بک رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کی بات کے دو پہلو ہیں پہلا تو یہ کہ جو ان کا جواب دیا گیا ہے وہ نامکمل ہے۔ اس پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی جواب محکمہ کی طرف سے دیا جاتا ہے متعلقہ منسٹر اس جواب کو own کرتا ہے کہ میری اطلاع کے مطابق یہ جواب درست ہے۔ ہم یہاں پر اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے بلکہ محکمہ کی طرف سے جو جواب آتا ہے اسے ہم own کرتے ہیں اور اس کے مطابق ہم جواب دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے کہ یہ نشاندہی فرما سکتی ہیں کہ اب بھی وہاں پر آئس یا دیگر نشہ آور چیزیں بکتی ہیں تو اس پر میں ان سے اختلاف نہیں کرتا یہ بالکل درست فرما رہی ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ongoing process ہے جب پولیس وہاں پر کارروائی کرتی ہے اور لوگ گرفتار ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصے کے لئے وہاں پر ایسے واقعات کم ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ ضمانتوں پر رہا ہو کر آتے ہیں تو پھر دوبارہ وہی کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک مسلسل عمل اختیار کیا جائے جس کے نتیجہ میں جو ملزمان وہاں پر ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور اس نشے کی لعنت کو ختم کیا جا سکے اس لئے میں محترمہ سے گزارش کروں گا اور مجھے اس بات کی خوشی ہو گی کہ وہ نشاندہی فرمائیں۔ انشاءاللہ ہم concerned department کو direct کہیں گے کہ ان کی نشاندہی پر وہاں action لیں اور جو بھی action ہو گا میں ان کو اس سے آگاہ کر دوں گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2020 میں کیا تھا، جس کا جواب آج مجھے ہاؤس میں مل رہا ہے اور ہم اس پر بات کر رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی بھی دو سالوں میں ہم

ایسا کوئیprogressive systemنہیں بنا سکے جس سے ہم مسلسل ان لوگوں کی نشاندہی کر سکیں یا ان لوگوں کو قانون کے شکنجے میں لے سکیں۔ میں آپ کو پھر بتا رہی ہوں کہ باغبانپورہ حق نواز روڈ پر سر عام خواہ وہ پان شاپس ہوں یا اور کوئی دکان ہو وہاں پر نشہ آور ادویات میسر ہیں اور ساری ساری رات وہ بازار اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث رہتا ہے۔ منسٹر صاحب نے یہاں پر بات کی ہے تو یہ اچھی بات ہے مگر وہ کیاactionلیں گے اس پر ہاؤس کو ضرور اعتماد میں لیں کیونکہ وہ علاقہ business hubہے اور وہاں پر ہماری نوجوان نسل دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس پر فوریactionلیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! محترمہ نے جو نشاندہی کی ہے تو آپ بھی پولیس کو کہیں کہ activeہو جائے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم یہاں clean up operation کراتے ہیں۔ اس کا جوoutcome ہوگا میں محترمہ کو اس بارے میں آگاہ کر دوں گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ operationکراتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں صرف نشاندہی کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ راجہ صاحب کو نشاندہی کروا دیں انشاءاللہ اس پرaction ہوگا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! خاص طور پر اورنج ٹرین کے شالیمار سٹیشن کی سیڑھیوں کے نیچے دن رات نشہ سر عام فروخت ہوتا ہے۔ وہاں دونوں اطراف میں دو بوائز سکول ہیں اور اس کے درمیان میں یہ مقام بنتا ہے۔ آپ وہاں کسی وقت بھی چلے جائیں، وہاں پولیس چھاپہ بھی مارتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ لوگ وہاں سے نہیں ہٹتے۔ ہمارے لئے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ نشہ بیچنے والوں میں خواتین بھی شامل ہیں۔ میں نے آج سے دو سال پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ اسpointکی نگرانی خود پولیس کرتی ہے کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہاں ایک بوائز کالج اور دو بوائز سکول بھی ہیں اور بچے براہ راست متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ وہاں سے

نشہ حاصل کرنا آسانی سے بچوں کی پہنچ میں ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے اور آپ کے توسط سے میری وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش ہے کہ آنے والی نسلوں پر یہ احسان کریں کہ اس pointپر نشے کی فروخت کو ختم کر دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ !انشاء اللہ تعالیٰ اس کو کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5270 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب، بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*5270: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مارچ 2019 سے مارچ2020 تک ضلع خوشاب میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مارچ 2019 سے مارچ 2020 تک بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل 10 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) متذکرہ بالا 10 مقدمات میں سے 07 مقدمات چالان ہوئے جبکہ 03 مقدمات خارج ہوئے۔ جملہ مقدمات کے چالان عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) حال ہی میں تعزیرات پاکستان میں بچوں سے زیادتی کے متعلق ترامیم کی گئی ہیں اور جرائم پر قابو پانے کے لئے دائرہ اختیار کو وسیع کیا گیا ہے۔ ان ترامیم کی روشنی میں ضلعی پولیس

بچوں سے زیادتی کے واقعات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید برآں پالیسی سازی و قانون سازی قومی یا صوبائی اسمبلیوں کا اختیار ہے۔ اس سلسلے میں جو بھی قوانین یا پالیسی بنائی جائے گی ضلع پولیس اس پر پوری طرح سے عملدرآمد کروانے کی پابند ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں جز(ب) سے ضمنی سوال کروں گی کہ پولیس کی طرف سے جواب آیا ہے کہ کل 10 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 7 مقدمات چالان ہوئے جبکہ 3 مقدمات خارج ہوئے۔ اگر یہ 3 مقدمات زیادتی ہی کے تھے تو یہ خارج کیوں کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ تفتیش کے بعد اگر جرم ثابت نہ ہو تو پھر مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ 10 مقدمات درج ہوئے، 7 چالان ہوئے اور 3 میں ثبوت نہیں ملا تو وہ خارج ہو گئے۔ اگر محترمہ یہ سمجھتی ہیں کہ وہ غلط طور پر خارج ہوئے ہیں تو وہ مجھے ان مقدمات کے نمبر بتائیں میں خود بھی چیک کر لوں گا اور ہم اس کی دوبارہ تفتیش کروالیں گے لیکن by and large یہی ہوتا ہے کہ تفتیش میں اگر جرم ثابت نہ ہو تو پھر اس کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ یہ عدالتی عمل کے تحت ہی خارج ہوتے ہیں پولیس اپنے طور پر مقدمہ خارج نہیں کرتی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں باقی جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب ظہیر عباس کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سوالات مکمل ہو جائیں تو اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر مناسب نہیں۔ صرف دو سوال رہ گئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 5306 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 5464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نادرا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے درمیان معاہدہ کے اختتام کے بعد کی صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

*5464: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نادرا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کا معاہدہ 31۔ دسمبر 2020 کو ختم ہو رہا ہے؟

(ب) 31۔ دسمبر 2020 کو معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس پراجیکٹ کا کیا مستقبل ہو گا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نادرا اور محکمہ داخلہ کی پالیسی آپس میں متضاد ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام پریشانی کا سامنا صرف اس لئے کر رہی ہے کہ نادرا ہی اسلحہ برانچ کو چلا رہا ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ نادرا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کا معاہدہ 31۔ دسمبر 2020 کو ختم ہو چکا ہے۔

(ب) 31۔ دسمبر 2020 کو معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس کی توسیع کے لئے وزیر اعلیٰ نے سمری کی منظوری دے دی ہے اور کنٹریکٹ SCCLB کی اگلی میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل ہو گا۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ نادرا اور محکمہ داخلہ کی پالیسی آپس میں متضاد ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ نادرا اسلحہ برانچز کو چلا رہا ہے۔ نادرا اور حکومت پنجاب کے درمیان ایک BOT پراجیکٹ ہے جس کے تحت نادرا عوام کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! مجھے متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ جو معاہدہ 31-دسمبر 2020 کو ختم ہوا تھا۔ کیا اس کی توسیع کی summary وزیر اعلیٰ سے منظور ہو گئی تھی اور اس کا status کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! سابق سپیکر کی جانب سے یہ بات کہی گئی تھی کہ on his behalf سوال پوچھنے والے اپنا سوال کرنے کی تو کوئی کاوش نہیں کرتے اور جس نے سوال کیا ہوتا ہے اس کا interest کوئی نہیں ہوتا۔ یہ Ruling اس لئے آئی تھی کہ اگر کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہے تو خود کام کرے اور جو سوال کرتا ہے تو اسے اجلاس میں حاضر بھی ہونا چاہئے۔ آج کافی عرصہ کے بعد on her behalf سوال پوچھا گیا ہے۔ میں نے ایک پرانی Ruling جناب کے حضور پیش کی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر دوں کہ یہ سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے جو بہت active member ہیں۔ وہ due to some reason کہ آج وہاں کاغذات جمع ہونے تھے اس لئے وہ نہیں آ سکیں۔ میں نے ان کی permission پر یہ سوال پوچھا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھنا تھا کہ اس معاہدے کا اب کیا status ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ یہ بھی درست ہے کہ یہ بعد میں ختم ہو گیا تھا۔ 31-دسمبر 2020 کو معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس کی توسیع کے لئے وزیر اعلیٰ نے summary کی منظوری دی ہے اور معاہدہ Standing Committee on Legislative Business کی اگلی میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل ہو گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وزیر اعلیٰ ہاؤس سے Standing Committee on Legislative Business کو یہ نہیں بھیجا گیا۔ میں اس کو چیک کر لیتا ہوں۔ اگر Standing Committee on Legislative Business

میں یہ معاملہ زیر غور ہے تو میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل ہماری میٹنگ ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کل ہی ہم اس کو dispose of کر دیں گے لیکن اگر summary نہیں آئی تو then we will have to request CM Secretariat کو بھیجیں۔ اس پر Standing Committee on Legislative Business میں کوئی delay نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: شہر میں ٹریفک وارڈن کی تعداد اور سال 20-2019 میں چالان کی مد میں اکٹھی کی گئی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

*3557: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں ٹریفک وارڈنز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ٹریفک انتظامات کی بہتری کے لئے یہ تعداد مناسب ہے یا مزید ٹریفک وارڈن بھرتی کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) ایک ٹریفک وارڈن کے ڈیوٹی پوائنٹ کے دائرہ اختیار کی حدود متعین ہوتی ہے یا وہ دوران ڈیوٹی کسی اور مقام پر بھی چالان کر سکتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہر ٹریفک وارڈن کو روزانہ یا ماہانہ کی بنیاد پر چالان کرنے کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے؟

(ہ) 20-2019 میں اب تک ٹریفک چالان کی مد میں لاہور میں کتنی رقم حکومتی خزانے میں جمع ہوئی؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور میں ٹریفک وارڈنز کی منظور شدہ نفری 3097 ہے جبکہ اس وقت 2446 ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز لاہور شہر میں ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔

(ب) سال2006میں ٹریفک پولیس کوrevampکیا گیا تھا تو اس وقت 500 گاڑیوں پر ایک ٹریفک وارڈن / کانسٹیبل کی شرح تھی لیکن یہ شرح اب بڑھ کر 1500 گاڑیوں سے تجاوز کر چکی ہے۔ لہٰذا ٹریفک پولیس کی نفری کو بڑھائے جانے کی اشد ضرورت ہے۔

(ج) جی ہاں! لاہور شہر میں سٹی ٹریفک پولیس نے ایریا کی مناسبت سے مختلف سیکٹرز / حدود بندیاں ترتیب دی ہوئی ہیں۔ اس وقت سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں 34 ٹریفک سیکٹرز، 10 سرکل اور 02ڈویژنز ہیں۔ ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی سیکٹر وائز کی جاتی ہے اور پھر ان کو سیکٹر میں موجود سیکٹر انچارج و سرکل آفیسر اپنے سیکٹر کی حدود میں کہیں بھی اور کسی بھی پوائنٹ پر تعینات کر سکتا ہے۔ ٹریفک وارڈن اپنے تعینات شدہ پوائنٹ پر چالان کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سیکٹر میں ایک خاص تناسب سے پٹرولنگ آفیسرز بھی تعینات ہوتے ہیں۔ جن کا ایریا تقریباً ایک کلومیٹر سے لے کر 05 کلومیٹر کی حدود پر مبنی ہو سکتا ہے اور وہ اپنی بیٹ میں کسی بھی پوائنٹ پر کھڑے ہو کر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر چالان کر سکتا۔ علاوہ ازیں مختلف میگا ایونٹس و سپیشل پروگرامز کی مناسبت سے کسی خاص ایریا میں ٹریفک سٹاف کی نفری کی ڈیمانڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسرے سیکٹرز سے نفری کو ایک خاص وقت کے لئے روانہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سرکاری ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہوتے ہیں اور اپنے پوائنٹ پر موجود ٹریفک کو ریگولیٹ کرنے کے ساتھ ساتھ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے خلاف کارروائی کا بھی مینڈیٹ رکھتے ہیں۔

(د) نہیں، اگر یہ بات درست ہوتی تو سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں حال موجود ٹریفک وارڈنز کی تعداد جو کہ 2476 ہے اور انہوں نے ماہ جنوری 2019 میں 3.73 کی اوسط سے چالان کئے۔ ماہ فروری میں 3.32، مارچ میں 3.6 جبکہ ماہ نومبر 2.73 اور ماہ دسمبر میں 2.45 کی اوسط سے چالان کئے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی ٹارگٹ ہوتا تو کم از کم ایک گھنٹہ میں ایک کا چالان ضرور ہوتا۔

(ہ) یکم جنوری 2019 سے 31۔دسمبر 2019 تک سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے ٹریفک چالان کی مد میں کل 887.609 ملین روپے حکومتی خزانے میں جمع کروائے۔

صوبہ میں پٹرولنگ پولیس کی اضافی بنیادی تنخواہ اور سپیشل پٹرولنگ الاؤنس کو ختم کئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*3817: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب پٹرولنگ پولیس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تو ان کے اہلکاران و افسران کی ڈیوٹی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کو دو بنیادی تنخواہ اور دو ہزار اضافی سپیشل پٹرولنگ الاؤنس دیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک بنیادی تنخواہ اور دو ہزار سپیشل پٹرولنگ الاؤنس بھی ختم کر دیا گیا ہے ان کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ فورس کو مکمل فعال کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ فورس کی ختم کی گئی بنیادی تنخواہ اور سپیشل پٹرولنگ الاؤنس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں!

(ب) پٹرولنگ پولیس 2004 میں ایک اچھے پیکج کے تحت معرض وجود میں آئی جس میں 01 ماہ کی رننگ Basic Pay کے برابر سپیشل الاؤنس اور 20 دن کے برابر Fixed Daily الاؤنس دیا گیا۔ 2009 میں بحوالہ آرڈر نمبر F-I/1028 مورخہ 08.06.2009 فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کا -/2000 روپے سپیشل الاؤنس تمام پولیس یونٹ کا ختم کر دیا گیا۔ جبکہ پنجاب پولیس کو 2009 میں 02 الاؤنس دیئے گئے جن میں Risk Allowance جو کہ پے سکیل 2008 کی بنیادی تنخواہ اور 20 دنوں کا F.D.A بھی دیا گیا۔ مزید برآں 2011 میں بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.2-1/2011 مورخہ 11.07.2011 پنجاب حکومت نے پٹرولنگ پولیس کا Special الاؤنس (ایک بیسک

تنخواہ) کو فریز کر دیا اور 2017 میں بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.2-1/2017 مورخہ 14.07.2017 فریز شدہ Special Allowance کو %50 مزید کم کر دیا۔ رسک الاؤنس جو کہ پنجاب پولیس کو دیا جاتا رہا تھا اس کو بھی %50 کاٹ لیا گیا جو کہ بعد ازاں Risk Allowance کا نام تبدیل کر کے پولیس لاء اینڈ آرڈر الاؤنس رکھ دیا گیا اور اس کو 30.06.2016 کی سطح پر بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر F-1/13865 بحال کر دیا گیا۔ پنجاب ہائی وے پٹرول کے فریز شدہ Special Allowance کو 2017 کی سطح پر بحال کرنے کے لئے جناب Add: IGP/PHP صاحب پنجاب ہائی وے پٹرول کی جانب سے ایک سمری نمبر 25/Accountant/PHP مورخہ 11.03.2019 فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی گئی ہے۔ جس میں For Uniformity of pay package of PHP with Punjab Police کی سفارشات کی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت PHP کو مکمل فعال رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ نہ صرف وقتاً فوقتاً فنڈز جاری کر کے نئی PHP پوسٹ ہائے تعمیر کروا رہی ہے۔ بلکہ مستقبل قریب میں نفری کی تعداد پوری کرنے کے لئے بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) پنجاب ہائی وے کے فریز شدہ سپیشل الاؤنس کو 2017 کی سطح پر بحال کرنے کے لئے جناب Addl:IGP/PHP نے ایک سمری نمبر Accountant/PHP/25 مورخہ 11.03.2019 کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی ہے جس میں For Uniformity of pay package of PHP with Punjab Police کی سفارشات کی گئی ہیں جو کہ (SO-II Internal Security) کے پاس زیر التواء ہے۔

رحیم یار خان: پٹرولنگ پولیس کی چیک پوسٹوں کی تعداد اور تعینات عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*3855: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پٹرولنگ پولیس کی چیک پوسٹ کتنی کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) پٹرولنگ پوسٹ کا انچارج کس عہدہ کا آفیسر لگایا جاتا ہے اور ایک پوسٹ پر عموماً کتنے کس کیٹگری کے اہلکاروافسران کی نفری موجود ہوتی ہے؟

(ج) پٹرولنگ پوسٹ پر موجود افسران و اہلکاران کے فرائض و اختیارات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل 20 پٹرولنگ پوسٹیں آپریشنل ہیں جن کے نام ولوکیشن کی تفصیل ذیل ہے:-

1۔ پل محمد بینار (شہباز پور روڈ)
2۔ لنڈا پھاٹک (ڈھنڈی سٹیشن)
3۔ پل سموکا (لنک سموکا روڈ)
4۔ ٹھل حمزہ (قصبہ لنک روڈ)
5۔ مقبول موڑ (کوٹ سبزل روڈ)
6۔ منٹھار ٹاؤن (صادق آباد روڈ)
7۔ پل ڈگہ (رحیم یار خان۔صادق آباد روڈ)
8۔ نواں کوٹ (خانپور روڈ)
9۔ کالے والی (ماہی چوک بھونگ روڈ)
10۔ بہودی پور ماچھیاں (جلال دین والی روڈ)
11۔ 173/P (صادق آباد روڈ)
12۔ پل قادر والی (کوٹ سما روڈ)
13۔ ہیڈ حاجی پور (رکن پور روڈ)
14۔ دینو شاہ (گدو بیراج روڈ)
15۔ گڑھی اختیار خان (خان پور۔سردار گڑھ روڈ)
16۔ ٹاہلی موڑ (صادق آباد جمال دین روڈ)
17۔ فضل آباد (راجن پور کلاں روڈ)

18۔ میتلا چوک (لیاقت پور۔خانپور روڈ)

19۔ (چک 88-A/ 87 لنک لیاقت پور روڈ)

20۔ موضع بہارہ (ماچھکا روڈ)

(ب) پٹرولنگ پوسٹ کا انچارج عموماً سب انسپکٹر کے عہدہ کے آفیسر کو لگایا جاتا ہے۔ ہر پٹرولنگ پوسٹ پر درج ذیل سکیل کے مطابق نفری منظور ہے۔

سب انسپکٹر	01	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	02
ہیڈ کانسٹیبل	03	کانسٹیبل	18
ڈرائیور کانسٹیبل	01	وائرلیس آپریٹر	02
لانگری	01	خاکروب	01
کل منظور شدہ نفری	28		

(ج) پٹرولنگ پوسٹ پر موجود افسران واہلکاران کے ذیل فرائض واختیارات ہیں۔

کسی حادثہ یا وقوعہ کی صورت میں ہیلپ لائن 1124 یا دیگر ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاع پر فوری موقعہ پر پہنچنا۔روڈ سفر کرنے والوں کے سفر اور ان کی جان ومال کو محفوظ بنانا ہے۔اپنے دائرہ اختیار کے اندر روڈ پر جرائم (راہزنی، چوری، ڈکیتی) کو کنٹرول کرنا اور ان کا انسداد ہے۔ کسی حادثہ کی صورت میں فوری فرسٹ رسپانڈر کے طور پر فوری مدد پہنچانا اور دوسرے متعلقہ اداروں کو آگاہ کرنا۔دوران سفر جرائم پیشہ افراد کی گرفتاری اور ناجائز اسلحہ ومنشیات کی بازیابی کرنا ہے۔

فیصل آباد: سی پی او کے تحت ملازمین کی تعداد، مختص بجٹ اور زیر استعمال گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4050: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سی پی او فیصل آباد کے تحت کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وائز تعینات ہیں؟

(ب) سی پی او فیصل آباد کو مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی اور 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) سی پی او فیصل آباد اور اس کے ماتحت ملازمین کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں کتنے موٹر سائیکل سال 2017، 2018 اور 2019 میں خرید کی گئی ہیں؟

(د) سی پی او کے تحت گاڑیوں کے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں مرمت اور پٹرول کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے ماہانہ کتنا پٹرول کس کس پمپ سے خرید کیا جاتا ہے اور ان گاڑیوں کی مرمت کہاں سے کروائی جاتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سی پی او فیصل آباد کے تحت ملازمین کی عہدہ، گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:-

عہدہ	تعداد	گریڈ
SSP	2	19
SP	7	18
ASD/DSP	18	17
IP	60	16
SI	328	14
ASI	691	11
HC	891	16
FC	6214	07
کل	8211	

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں کل 825 گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تعداد کی تفصیل ذیل ہے:-

گاڑیاں 295، موٹر سائیکل 425، ڈولفن بائیکس 105

سال 2017 میں ایم ٹی پنجاب لاہور کی طرف سے 105 ڈولفن موٹر سائیکل ہنڈا CB-500X ضلع فیصل آباد کو الاٹ ہوئے جبکہ سال 2018، 2019 میں کوئی موٹر سائیکل الاٹ نہ ہوا ہے۔

(د) ضلع ہذا کے پاس تمام گاڑیوں، موٹر سائیکل ہائے ڈولفن موٹر سائیکل ہائے کی ریپئرنگ پر مالی سال 19-2018 میں رقم مبلغ -/2,76,84,000 روپے اور مالی سال 20-2019 میں مبلغ -/3,93,50,000 روپے خرچ ہوئے۔

فیول کی رقم مالی سال 19-2018 میں مبلغ -/22,36,98,752 اور مالی سال 20-2019 میں مبلغ -/21,60,18,200 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) تفصیل پٹرول پمپس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ہذا کی تمام سرکاری گاڑیوں کی مرمت MT ورکشاپ پولیس لائن فیصل آباد اور پرائیویٹ ورکشاپ ہائے سے کروائی جاتی ہے۔

سال 2020 کے پہلے دس روز میں پولیس کے خلاف شکایات سے متعلقہ تفصیلات

*4186: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2020 کے پہلے 10 روز میں پولیس کے خلاف کتنی شکایات وصول ہوئیں؟

(ب) ایف آئی آر اندراج نہ کرنے، ناقص تفتیش، رشوت اور اختیارات کے ناجائز استعمال پر I.G آفس میں کتنی شکایات درج کروائی گئیں؟

(ج) محکمہ نے کتنی شکایات کے اندراج کے لئے پروسیجر مکمل کر لیا ہے اور کتنے لوگوں کی دادرسی ممکن ہوئی ہے؟

(د) محکمہ نے غفلت برتنے والے کتنے اہلکاران کے خلاف کارروائی کی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) The status of public complaints received from 01.01.2020 to10.01.2020 at IGP Police Complaint Centre 8787 through all sources is as under

Total Complaint 345.

(ب)

ایف آئی آر اندراج نہ کرنے	1449

ناقص تفتیش	71
رشوت	44
اختیارات کے ناجائز استعمال پر	98

(ج)

پروسیجر مکمل ہے۔	1794
دادرسی ممکن ہوئی۔	1781

(د) محکمہ نے غفلت برتنے والے 9اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی۔

صوبہ میں بچوں پر جنسی تشدد اور پورنوگرافی کے بڑھتے ہوئے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*4222: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں چائلڈ،Abuseاور چائلڈ پورنوگرافی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں سال2019 میں بچوں پر تشدد اور قتل کے کتنے واقعات درج ہوئے؟

(ج) محکمہ ایسے واقعات کے تدارک کے لئے کیا حکمت عملی رکھتا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر میں سال 2019 میں 30۔اپریل تک چائلڈAbuse اور چائلڈ پورنوگرافی کے402 مقدمے درج ہوئے تھے جبکہ سال رواں 2020 میں 30۔اپریل تک درج بالا مقدمات کی تعداد422 ہے یہ اضافہ تقریباً5 فیصد بنتا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں سال 2019 میں بچوں پر جنسی تشدد اور قتل کے 20 مقدمات درج ہوئے اور تمام چالان عدالت ہو چکے ہیں۔

(ج) مقدمات کی عدالتوں میں مؤثر پیروی کی جارہی ہے 02 مقدمات میں 02 ملزمان کو سزائے موت ہو چکی ہیں اور تین ملزمان کو عمر قید کی سزا ہو چکی ہے۔

محکمہ پولیس کی جانب سے ایسے واقعات کے تدارک کے لئے وقتاً فوقتاً فوری اندراج مقدمات / فارنزک لیب کے ذریعے شہادت اکٹھی کرنے، فوری گرفتاری ملزمان، بروقت چالان عدالت بھیجے اور مؤثر پیروی مقدمات کرنے کی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

ڈولفن فورس کا دائرہ اختیار رحیم یار خان اور دیگر اضلاع میں پھیلانے سے متعلقہ تفصیلات

***4336: سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈولفن فورس لاہور اور ڈی.جی خان میں کام کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس طرز کی فورس رحیم یار خان اور صوبہ بھر کے دیگر اضلاع میں بھی تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز، لاہور:**

ضلع لاہور میں ڈولفن فورس کا قیام اپریل 2016 میں عمل میں لایا گیا۔ ڈولفن فورس اپنے قیام سے لے کر اب تک ایمرجنسی 15 کالز پر بطور فرسٹ رسپانڈر اور سٹریٹ کرائم کے خاتمہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر ڈیرہ غازی خان:

یہ درست ہے ڈولفن فورس ضلع ڈیرہ غازی خان میں کام کر رہی ہے جو کہ درج ذیل پولیس افسران پر مشتمل ہے۔

سب انسپکٹر = 03

اسسٹنٹ سب انسپکٹر = 04

کانسٹیبل = 89

(ب) **ریجنل پولیس آفیسر ڈیرہ غازی خان:**

اگر حکومت اس طرز کی فورس ضلع لیول پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس حکم پر پوری طرح عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔ اور یہ فورس عوام الناس کے جان ومال کی حفاظت میں مرکزی کردار کی حامل ہو گی۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر رحیم یار خان:

ضلع رحیم یار خان میں امن وعامہ کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔ محافظ اسکواڈ کے چاک وچوبند دستے شہر میں گشت پر تعینات ہیں۔ سٹریٹ کرائم مکمل طور پر کنٹرول میں ہے۔ تاہم اگر ڈولفن فورس ضلع ہذا میں بھی تعینات کر دی جائے تو امن وعامہ کی صورتحال میں مزید بہتری آئے گی۔ روز بروز بڑھتی ہوئی شہری آبادی کے پیش نظر پولیس کی نفری میں اضافہ بھی ضروری ہے۔ رحیم یار خان صوبہ پنجاب کے آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بڑے اضلاع میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں ڈولفن فورس کا تعینات کیا جانا مناسب ہو گا۔

اوکاڑہ: قتل، ڈکیتی، اغوا اور راہزنی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*4400: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک کتنی واردات قتل، ڈکیتی، اغوا اور راہزنی کی وارداتیں ہوئیں تھانہ وائز تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ وارداتوں میں کتنے ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور کتنے ملزمان کو چالان کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) جو ملزمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے مذکورہ اشتہاریوں کے نام، ولدیت مقدمہ نمبر تھانہ وائز کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ اشتہاریوں کو پکڑنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران ضلع ہذا میں قتل کے 102، ڈکیتی 68، اغوا173، اور راہزنی کے 348 مقدمات درج ہوئے تھانہ وار تفصیل ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ وارداتوں میں 970 ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور تمام ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا۔

(ج) تفصیلاً رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ اشتہاریوں کو پکڑنے کے لئے تھانہ کی سطح پر سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ جو تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ان اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ بھر میں رول 17۔اے کے تحت پولیس میں بھرتی ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4450: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں پچھلے دس سالوں کے دوران محکمہ پولیس میں شہید ہونے والے ملازمین کی جگہ پر کتنے افراد کو رول 17۔اے کے تحت ملازمت فراہم کی گئی ان کی تفصیل اور عہدہ بتائیں؟

(ب) کیا ان ملازمین کی تنخواہ دیگر پولیس ملازمین کے برابر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رول 17۔اے کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کو کنٹریکٹ یا ریگولر بھرتی کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2013 میں رول 17۔اے کے تحت بھرتی ہونے والوں کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ بھر میں 17۔اے کے تحت بھرتی ہونے والے پولیس ملازمین کو ریگولر کرنے اور ان کی تنخواہ دیگر مراعات دوسرے ملازمین کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال 2011 سے لے کر اب محکمہ پولیس میں رول 17۔اے کے تحت 1177 امیدواران کو منسٹریل کیڈر اور درجہ چہارم میں بھرتی کیا جاچکا ہے تفصیل ذیل ہے:-

جونیئر کلرک	=	328
نائب قاصد	=	343
درجہ چہارم	=	506
ٹوٹل	=	1177

(ب) 17۔اے کے تحت بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کی تنخواہیں عمومی بھرتی ہونے والے ملازمین کے برابر ہیں۔

(ج) رول 17۔اے کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کو ریگولر کیا ہے جبکہ نئے امیدواران کو ریگولر بھرتی کیا جارہا ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ رول 17۔اے کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کو ریگولر کیا جا چکا ہے۔

(ہ) جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ 17۔اے کے تحت بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کی تنخواہیں، عمومی بھرتی ہونے والے ملازمین کے برابر ہیں۔

لاہور: تھانوں میں ڈکیتی، قتل، اغوا اور پتنگ بازی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4475: **جناب سمیع اللہ خان:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 تا دسمبر 2019 لاہور شہر میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور پتنگ بازی کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا ہر تھانہ میں درج مقدمات کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) تھانہ شاہدرہ اور تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں مذکورہ عرصہ میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور پتنگ بازی کے کتنے مقدمات درج ہوئے مذکورہ مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا کتنے ملزمان اشتہاری ہوئے نام والدین اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کے خلاف رشوت ستانی اور دوسرے کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا۔ کتنے ملازمین کی گرفتاری عمل میں لائی گئی کتنے ملازمین نے عبوری

ضمانت کرائی اور اب تک کتنے پولیس ملازمین کے خلاف جرائم میں ملوث ہونے پر کارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

یکم جنوری 2019 تا دسمبر 2019 لاہور شہر میں ڈکیتی کے 81، اغوا کے 2277، قتل کے 416، راہزنی کے 2405، اور پتنگ بازی کے 5032، مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

ڈویژن	عرصہ	قتل	ڈکیتی	راہزنی	اغوا	پتنگ بازی
Cantt	2019	86	16	789	112	1534

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور:

نمبر شمار	نام تھانہ	قتل	ڈکیتی	اغوا	پتنگ بازی
1	سبزہ زار	07	۔	141	26
2	ہنجروال	10	03	161	27
3	مصطفی ٹاؤن	03	01	49	07
4	چوہنگ	10	01	125	06
5	ستوکتلہ	06	-	60	10
6	نواب ٹاؤن	04	01	75	13
7	رائیونڈ	22	16	102	57
8	مانگامنڈی	08	04	51	09
9	سندر	13	14	70	12
10	ٹاؤن شپ	02	01	37	18

11	جوہر ٹاؤن	04	01	108	08
	گرین ٹاؤن	06	-*	137	95
	QIE	02	-	25	26

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (ماڈل ٹاؤن) ڈویژن لاہور:

یکم جنوری تا دسمبر 2019 ڈکیتی، اغوا، راہزنی، اور پتنگ بازی کے درج مقدمات کی تفصیل تھانہ وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (اقبال ٹاؤن) ڈویژن لاہور:

یکم جنوری 2019 تا دسمبر 2019 اقبال ٹاؤن ڈیژن میں قتل کے کل 40 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 15، اخراج 8، عدم پتا 6، نامکمل 5، زیر تفتیش 5۔ ڈکیتی کے 02 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 02 راہزنی کے کل 575 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 192، اخراج 01، عدم پتا 302، نامکمل 49، زیر تفتیش 22 اغوا کے کل 347 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 20 اخراج 221، عدم پتا 12، نامکمل 28، زیر تفتیش 22 پتنگ بازی کے کل 432 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 386، اخراج 44، عدم پتا 00، نامکمل 02، زیر تفتیش 66

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سول لائن) ڈویژن لاہور:

کل قتل کے 43 مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 4 عدم پتا 3 زیر تفتیش 14 مکمل چالان 18 نامکمل چالان 4۔ کل ڈکیتی کے 3 مقدمات درج ہوئے جن میں سے مکمل چالان 3 کل رابری کے 350 مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 08 عدم پتا 106 زیر تفتیش 68 مکمل چالان 168۔ کل اغوا بچگان کے 28 مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 16 عدم پتا 2 زیر تفتیش 7 مکمل چالان 03 کل پتنگ بازی 260 کے مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 06 مکمل چالان 254

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سٹی) ڈویژن لاہور:

یکم جنوری تا دسمبر 2019 ڈکیتی، اغوا، راہزنی، اور پتنگ بازی کے درج مقدمات کی تفصیل تھانہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

مذکورہ عرصہ میں تھانہ شاہدرہ میں ڈکیتی کے 00، اغوا کے 24، قتل کے 12، راہزنی کے 142، اور پتنگ بازی کے 111، مقدمات درج ہوئے۔ مذکورہ عرصہ میں تھانہ شاہدرہ میں 367 اور تھانہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں 165 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ قتل اور راہزنی کے 05 مجرمان اشتہاری ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (ماڈل ٹاؤن) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (اقبال ٹاؤن) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سول لائن) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سٹی) ڈویژن لاہور

مطابق رپورٹ SDPO شاہدرہ سرکل تھانہ شاہدرہ اور شاہدرہ ٹاؤن میں درج مقدمات کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام تھانہ	قتل	ڈکیتی	راہزنی	اغوا	پتنگ بازی
1	شاہدرہ	رپورٹ 12 چالان 9	Nill	رپورٹ142 چالان101	رپورٹ 24 چالان 19	رپورٹ 231 چالان 231
2	شاہدرہ ٹاؤن	رپورٹ9 چالان9	رپورٹ1	رپورٹ	رپورٹ 17 چالان	رپورٹ 111 چالان

چالان1	40چالان17	15	111

(ج) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

مذکورہ عرصہ میں کسی ملازم کے خلاف رشوت ستانی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔ دیگر جرائم میں ملوث ملازمین کے خلاف 21 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (ماڈل ٹاؤن) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (اقبال ٹاؤن) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سول لائن) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سٹی) ڈویژن لاہور

سال 2019 میں تھانہ شاہدرہ اور تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں کسی بھی اہلکار کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ درج نہ ہوا ہے جبکہ دیگر جرائم کے تھانہ شاہدرہ میں 02 مقدمات درج ہوئے جو دونوں خارج ہیں جبکہ تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں 04 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 03 مقدمات چالان جبکہ 01 عدم پتا ہے۔

صوبہ میں عورتوں کو ہراسگی سے محفوظ بنانے کے لئے
حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4535: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ جنسی استحصال اور تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں سال 2019 سے اب تک خواتین کو ہراساں کرنے، جنسی استحصال، زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے اس طرح کے واقعات میں ملوث گروہ اور عناصر کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات کی رپورٹ پیش کرنے کی کوئی مدت متعین کی گئی ہے اس رپورٹ میں تاخیر کی صورت میں کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

(ہ) The Protection Against Harassment of Women Act, 2010 at the Work place پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

فیلڈ فارمیشن کو ایسے واقعات پر فوری کارروائی کرنے کے لئے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں اس حساس معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر خواتین کی شکایات کے فوری حل کے لئے ضلعی سطح پر انٹی ہراسمنٹ سیل بنائے گئے ہیں۔ایسے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر یکسو کیا جاتا ہے۔

(ب) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

صوبہ بھر میں سال 2019 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 4666 کیسز، زیادتی کے 4071 کیسز، تشدد کے 1758 کیسز، سال 2020 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 4925 کیسز، زیادتی کے 3992 کیسز، تشدد کے 1712 کیسز اور سال 2021 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 9299 کیسز، زیادتی کے 4598 کیسز، تشدد کے 1989، کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔

(ج) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

ایسے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر یکسو کیا جاتا ہے اور ایسے واقعات میں ملوث ملزمان کی مجرمانہ سرگرمیوں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے۔

(د) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

جی نہیں! ایسی کوئی مدت مقرر نہ ہے۔

ڈائریکٹر جنرل (پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی لاہور)۔

پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات رپورٹ نہیں ہوتے البتہ یہ واقعات متعلقہ پولیس سٹیشن میں رپورٹ ہوتے ہیں اور جنسی تشدد کے کیسز میں پولیس Victim کا ڈاکٹری ملاحظہ کروانے کے بعد اس کے پارسل فرانزک سائنس ایجنسی کو برائے موازنہ DNA بھجواتی ہے۔ موازنہ کے بعد DNA کی رپورٹ متعلقہ ادارہ کو بھیج دی جاتی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنسی تشدد کے کیسز میں Victim کا میڈیکل 72 گھنٹوں کے اندر کروایا جانا ضروری ہے۔ تاخیر کی صورت میں فرانزک شہادت ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی نے یہ ہدایات بھی جاری کی ہوئی ہیں کہ Victim کا ڈاکٹری معائنہ 72 گھنٹے کی تاخیر کی صورت میں فرانزک ایجنسی نمونہ جات برائے DNA وصول نہیں کرے گی۔

(ہ) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

اس ایکٹ کے تحت اضلاع میں کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو پولیس دفاتر میں کام کرنے والی خواتین کی شکایات کو بمطابق قانون حل کرتی ہیں۔

لاہور: تھانہ ماڈل ٹاؤن اور تھانہ لیاقت آباد میں سنگین جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4634: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 سے یکم جنوری 2020 تک تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور اور تھانہ لیاقت آباد لاہور میں ڈکیتی اغوا، قتل، راہزنی اور پتنگ بازی کے کتنے مقدمات درج ہوئے کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور کتنے ملزمان اشتہاری ہوئے نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ عرصہ میں مذکورہ تھانوں میں پولیس ملازمین کے خلاف رشوت ستانی یا جرائم میں ملوث ہونے پر کوئی مقدمات درج ہوئے اگر ہاں تو ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ڈکیتی ۔NIL اغوا 19 ، قتل 02 ، راہزنی 16 پتنگ بازی NIL

1۔ قتل کے 02 مقدمات میں ملزمان 1 ۔ تصور عباس ولد محمد اسد سکنہ چک نمبر 6/N.B

ضلع سرگودھا 2۔ حافظ فیصل ولد اعظم علی سکنہ علی پارک لاہور چالان ہوئے۔

2۔ اغوا کے ایک مقدمہ میں ملزم حمزہ ولد محمد خالد سکنہ فتح گڑھ وزیر آباد چالان ہوا۔

3۔ رابری کے 05 مقدمات میں ملزمان 1 ۔ مشتاق احمد ولد عاشق علی سکنہ 13/R.B ضلع شیخوپورہ .2 محمد نصیر ولد غلام محمد سکنہ جھچھروالی نہر ضلع گوجرانوالہ 3۔ ساجد مسیح ولد عابد مسیح سکنہ نشتر کالونی لاہور 4۔ شاہد مسیح ولد ہارو مسیح سکنہ مڑیاں ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 5 ۔ محمد یوسف ولد صادق سکنہ اسلام پورہ ضلع شیخوپورہ 6۔ عظمت علی ولد ظفر سکنہ اقبال چوک لاہور 7۔ وقاص ولد صدیق سکنہ ملت روڈ غازی روڈ لاہور۔ 8۔ دانش ولد عبدالمجید سکنہ جمال دین سکول چونگی امر سدھو لاہور۔ 9۔ ذوالفقار ولد تصدق شاہ سکنہ شاہدرہ لاہور چالان ہوئے۔

تھانہ لیاقت آباد لاہور میں ڈکیتی۔ NIL اغوا 07، قتل 01، راہزنی 40، پتنگ بازی NiL

1۔ اغوا کے 04 مقدمات میں ملزمان 1 ۔ ممتاز علی ولد لیاقت علی 2۔ رضا ولد سلیم مسیح 3۔ رحمت ولد شہاب 4۔ خالدہ زوجہ رحمت 5۔ مبشر ولد رحمت 6۔ مدثر ولد رحمت 7 ۔ شہباز ولد محمد یوسف چالان ہوئے۔

2۔ رابری کے 21 مقدمات میں ذیل ملزمان 1۔ رمضان ولد امانت علی 2۔ امتیاز ولد عبدالعزیز 3۔ خرم شفیق ولد محمد شفیق 4۔ محمد آصف ولد محمد رفیع 5۔ اویس ولد بلال 6۔ احسن مجاہد ولد مجاہد حسین 7 حبیب احمد ولد محمد اشرف 8۔ محمد نواز ولد محمد امجد 9۔ محمد عرفان ولد محمد یوسف 10۔ محمد آصف ولد محمد رفیع 11۔ اویس ولد بلال 12۔ محمد شہباز ولد محمد شریف 13۔ عرفان ولد یوسف 14۔ اللہ دتہ ولد یار محمد 15۔ عرفان ولد عمر حیات 16۔ محمد شہباز ولد شریف 17۔ عرفان ولد یوسف 18 شہباز ولد شریف 19۔ عرفان ولد یوسف 20۔ محمد شہباز ولد شریف 21۔ عرفان ولد یوسف 22۔ محمد بلال ولد علی شیر 23۔ محمد بشیر ولد ریاست 24۔ محمد رمضان ولد یاسین 25۔شاہ محمد ولد نذر محمد 26۔ ظہور احمد ولد شمشیر احمد 27۔ مختار ولد جبار 28۔فیاض ولد عارف 29۔ سجاد ولد افتخار 30۔ کمال ولد شریف 31۔ شہروز ولد شہاب 32۔ عثمان ولد سلطان 33۔ کمال ولد شریف 34۔شاہد ولد مارو مسیح 35۔ یوسف ولد صادق 36 شاہد ولد مارو مسیح 37۔یوسف ولد صادق 38۔شاہد ولد مارو 39۔ یوسف ولد صادق 40۔ شاہد ولد مارو مسیح 41۔ نواز ولد سلیم چالان ہوئے۔

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور۔

یکم جنوری 2019 سے یکم جنوری 2020 تک تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ڈکیتی کے 00، اغوا کے 19، قتل کے 02، راہزنی کے 16، اور پتنگ بازی کے 12 مقدمات جبکہ تھانہ لیاقت آباد لاہور میں ڈکیتی کے 00، اغوا کے 07، قتل کے 01، راہزنی کے 40، اور پتنگ بازی کے 72 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:**

تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں کسی بھی پولیس ملازمین کے خلاف رشوت ستانی جرائم میں ملوث ہونے کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

تھانہ لیاقت آباد لاہور میں کسی بھی پولیس ملازمین کے خلاف رشوت ستانی میں ملوث ہونے کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے اور جرائم میں ملوث مقدمہ نمبر

05.09.19/1043 جرم 324 تھانہ لیاقت آباد لاہور بر خلاف SHO انسپکٹر ابرار حسین تھانہ لیاقت آباد درج ہوا جو اخراج ہو چکا ہے۔(جو محرم الحرام کے جلوس کے متعلقہ تھا)

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور۔

تھانہ ماڈل ٹاؤن اور تھانہ لیاقت آباد لاہور میں کسی بھی ملازم کے خلاف رشوت ستانی یا جرائم میں ملوث ہونے کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

لاہور: ون ویلنگ کے تحت ہلاکتوں کی تعداد اور اسکی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4646: **محترمہ راحت افزا:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں یکم اگست 2018 سے یکم مارچ 2019 تک ون ویلنگ کرتے ہوئے کتنے ایکسیڈنٹ ہوئے کتنے لوگ جان کی بازی ہار گئے اور کتنے زخمی ہوئے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) موٹر سائیکلوں کے اس خطرناک عمل کی وجہ سے کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ان کے نام کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس خطرناک کھیل میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ون ویلنگ کرنے والوں کی جانب سے فیملیز اور خواتین کو چھیڑنے کے واقعات بھی بڑھ رہے ہیں محکمہ نے اس حوالے سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا حکومت ون ویلنگ کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور شہر میں یکم اگست 2018 سے یکم مارچ 2019 تک ون ویلنگ کرتے ہوئے کوئی ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی شخص جاں بحق یا زخمی ہوا۔

(ب) موٹر سائیکلوں کے اس خطرناک عمل میں ملوث لوگوں کے خلاف 1211 مقدمات درج کئے گئے جن میں 1322 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

(ج) ون ویلنگ کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(د) ون ویلنگ کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ کہیں بھی ایسی کوئی شکایت / اطلاع موصول ہونے پر فوری طور پر مقدمہ درج کرکے ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا جاتا ہے مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں سہولیات ڈیسک کے قیام اور درخواست وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***4678: محترمہ حمیدہ میاں:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر کے تمام تھانوں میں سہولت ڈیسک قائم ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا ہر سہولت ڈیسک پر سی سی ٹی وی کیمرہ نصب ہے؟

(ج) سائل سے درخواست وصول کرنے کے بعد کتنی دیر میں آن لائن کرکے رسید وصولی دی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ آج بھی اکثریت سائلان کو پتا نہیں ہے کہ درخواست آن لائن کرواکے رسید وصولی کرنی ہے سائلان کی آگاہی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) اگر سہولت ڈیسک کے ملازمین سائل کی درخواست دانستہ رکھ کر آن لائن نہیں کرتے، ان کے لئے کیا سزا مقرر کی گئی ہے؟

(و) کیا پولیس ایکٹ میں اس کی سزا موجود ہے اگر نہیں تو محکمہ اس ضمن میں اصلاحات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) فوری طور پر۔

(د) آئی جی پنجاب کے ویژن کے مطابق فرنٹ ڈیسک کا اسٹاف تمام سائلین کی مدد کرنے کے لئے تھانے میں موجود ہوتا ہے جو کہ درخواست کی صورت میں فوری طور پر ای ٹیگ سلپ دیتا ہے اور درخواست نہ ہونے کی صورت میں ان کو درخواست لکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور درخواست کو آن لائن کر کے سائلین کو ای ٹیگ سلپ مہیا کرتا ہے۔ اس ضمن میں اگر کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ آئی جی پی کمپلینٹ سنٹر 1787 پر رابطہ کر کے دادرسی کرواسکتا ہے۔ فرنٹ ڈیسک کے قیام کے بعد درج ذیل حقائق کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب میں شکایات اور ایف آئی آرز میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

سال	ٹوٹل شکایات	ٹوٹل ایف آئی آرز
2017	1469469	405888
2018	1890494	409027
2019	2190215	490340
2020	2277699	544284
15.12.2021Til	3143545	641599

(ہ) فرنٹ ڈیسک ملازمین پر تعینات افسران اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ درخواست کو لازمی طور پر آن لائن کیا جائے۔ مزید یہ کہ تمام فرنٹ ڈیسک پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں جن کی مانیٹرنگ ڈی پی او آفس، آر پی او آفس اور آئی جی آفس میں کی جاتی ہے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں متعلقہ حکام معاملے کی مکمل انکوائری کرتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(و) محکمہ پولیس میں سزا و جزا کا مؤثر نظام موجود ہے۔ سہولت ڈیسک کے ملازمین بھی محکمہ پولیس کا حصہ ہیں اور کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی کی صورت میں انہیں محکمانہ انکوائری اور سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور، حویلی لکھا اور منڈی احمد آباد میں سنگین وارداتوں کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*4781: **جناب نور الامین وٹو:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ بصیر پور / حویلی لکھا / منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں اگست 2019 تا30۔مارچ 2020 تک ڈکیتی، قتل، راہزنی اور چوری کے کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے کتنی برآمدگی کی گئی، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ وارداتوں میں لوٹے گئے سامان کی برآمدگی کئے بغیر پولیس نے ملی بھگت کرکے ملزمان کا چالان کر دیا اور وہ عدالتوں سے بری ہونے میں کامیاب ہو گئے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملزمان سے لوٹے گئے سامان کی مکمل برآمدگی کرنے اور غفلت برتنے والے پولیس اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ بصیر پور / حویلی لکھا اور منڈی احمد آباد میں ڈکیتی، قتل، راہزنی اور چوری کے 129 مقدمات درج ہوئے اور 202 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے 5372199/۔ روپے برآمدگی کی گئی۔ تفصیلاً رپورٹ ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) نہیں چونکہ پولیس نے ملزمان کو برآمدگی کے بعد چالان کیا ہے اگر کوئی پولیس آفیسر ایسے فعل کا مرتکب ہوا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

فیصل آباد: تاندلیانوالہ اور سمندری کے تھانوں میں قتل، ڈکیتی، چوری وغیرہ کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4799: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل تاند لیانوالہ اور تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے مندرجہ ذیل تھانوں میں جنوری2019 سے جنوری2020 میں قتل،ڈکیتی،چوری اور منشیات کے کتنے پرچے درج ہوئے ہیں۔ نمبر 1ماموں کانجن تھانہ نمبر2 مرید والہ تھانہ ، نمبر3 گڑھ تھانہ ، نمبر4 تر کھانی تھانہ ؟

(ب) جو پرچہ جات درج ہوئے ہیں ان کی موجودہ صورتحال کیا ہے کتنے ملزمان گرفتار اور چالان ہوئے ہیں، کتنے کی گرفتاری بقایا ہے ؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 1۔ماموں کانجن تھانہ2۔ مریدوالہ تھانہ3۔ گڑھ تھانہ4۔ تر کھانی تھانہ

اندراج مقدمات جنوری2019 تا جنوری2020

نوعیت کرائم	ماموں کانجن	مرید والہ	گڑھ	تر کھانی
قتل	03	04	04	07
ڈکیتی	01	03	02	06
راہزنی	24	09	11	10
382ت پ	00	01	01	00
وہیکلز چھیننا	06	05	05	04
وہیکلز چوری	14	9	15	5
نقب زنی	09	09	34	05
سرقہ عام	19	09	24	31
سرقہ مویشی	19	09	15	07
منشیات	100	60	97	50
میزان	195	117	208	136

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر 510 اور 511 گ ب میں منشیات فروشوں کی گرفتاری اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4801: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر 511 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد جو کہ منشیات کا گڑھ ہیں ان چکوک کے جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک کتنے منشیات فروشوں کو گرفتار کیااور کتنے لوگوں کے خلاف پرچے درج ہوئے؟

(ب) کیا محکمہ ان چکوک میں بڑا آپریشن کر کے دونوں گاؤں کو منشیات فروشوں سے پاک کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **بروئے رپورٹ ایس پی صدر ڈویژن:**

چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر 511 گ ب تھانہ ماموں کانجن سرکل تاندلیانوالہ میں جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک کل 96 افراد منشیات کی خرید وفروخت میں گرفتار ہوئے اور 96 افراد کے خلاف مقدمات کااندراج کیا گیا۔ تفصیل ذیل ہے۔

9-C/CNSA کے 25 مقدمات درج ہو کر 31485 گرام چرس بر آمد ہوئی۔

زیر دفعہ 90- B/CNSA کے کل 24 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس میں 6830 گرام چرس بر آمد ہوئی۔ شراب کے کل 47 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس میں 2169 لٹر شراب بر آمد ہوئی۔

(ب) منشیات فروشی کے خاتمہ کے لئے ضلعی پولیس دن رات کوشاں ہے اس معاملہ میں ایس پی صدر ڈویژن و ڈی ایس پی سرکل تاندلیانوالہ اور SHO تھانہ ماموں کانجن کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ سکیورٹی کے انتظام کو بہتر بناتے ہوئے اور وسائل بروئے کار لاتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے اس قبیح دھندہ میں ملوث افراد کے خلاف بلا تفریق کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ڈی جی خان میں سیف سٹی پراجیکٹ کی طرز کے منصوبہ کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

*4896: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ حکومت ڈی جی خان میں سیف سٹی پراجیکٹ کی طرح کا منصوبہ شروع کرنا چاہتی ہے تو اس منصوبہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

گزشتہ برس ڈی جی خان سیف سٹی پراجیکٹ حکومت کی جانب سے سالانہ ترقیاتی منصوبہ (ADP) میں رکھا گیا تھا تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس منصوبہ پر کام نہ ہو سکا۔ موجودہ سال میں یہ پراجیکٹ ADP میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور آلات کی تنصیب کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4904: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 20-2019 میں لاہور کے داخلی و خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور دیگر آلات کی تنصیب کے لئے 175 ملین روپے مختص کئے گئے تھے؟

(ب) اس مختص رقم میں سے کتنی خرچ ہوئی، کتنے کیمرے اور آلات نصب کئے گئے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مالی سال 20-2019 میں لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور دیگر آلات کی تنصیب کے لئے 175 ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن جاری نہ ہوئے تھے۔ یہی فنڈز مالی سال 21-2020 میں دوبارہ مختص کئے گئے اور اب جاری ہوئے ہیں۔

(ب) کیونکہ کہ فنڈز ابھی جاری کئے گئے ہیں لہذا اس سلسلے میں پری کوالیفکیشن کا عمل جاری ہے۔

صوبہ پنجاب کے تھانوں کا نظام کمپیوٹر ائزڈ کرنے اور افسران کو متعلقہ ٹریننگ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4934: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر کے تھانوں کا نظام کمپیوٹر ائزڈ کیا جا چکا ہے اور کیا افسران و ملازمین کو اس سے متعلقہ ٹریننگ دی گئی ہے؟

(ب) کیا محکمہ پولیس کے افسران اور دیگر ملازمین کو کمپیوٹر کی بنیادی تربیت فراہم کی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ج) پنجاب پولیس کی جانب سے ڈیٹا محفوظ بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر کے تھانوں کا نظام کمپیوٹر ائزڈ کیا جا چکا ہے اور افسران و ملازمین کو اس نظام سے متعلقہ ٹریننگ بھی دی جا چکی ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ پولیس کے افسران و دیگر ملازمین کو کمپیوٹر کی بنیادی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ پولیس ٹریننگ سکولز اور کالجز میں پڑھائے جانے والے تمام محکمانہ کورسز کے نصاب میں کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم شامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ محکمانہ سافٹ ویئرز کی تربیت دی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب پولیس نے ڈیٹا کو محفوظ بنانے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جن کے سٹیٹ آف دی آرٹ ڈیٹا سنٹر میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ جدید ٹیکنالوجی اور سکیورٹی خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈیٹا سنٹر کو اپ گریڈ کرتا رہتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*4941: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے مطابق جلسہ جلوس اور مختلف مجالس کو کیسے نگرانی کی جاتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلعی امن کمیٹی، منتخب نمائندگان اور DIC کی میٹنگز ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء سے میٹنگ کر کے انہیں اس بارے میں کردار ادا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے 02 مقدمات (1) مقدمہ نمبر 160/15 تھانہ قادر آباد جو کہ خارج ہو چکا ہے جبکہ دوسرا مقدمہ نمبر 496/15 تھانہ پھالیہ میں درج رجسٹر ہوا ہے جس میں 01 کس ملوث ملزم کو تین سال قید کی سزا ہوئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے مطابق جلسہ، جلوس اور مجالس کی نگرانی کے لئے جلسہ، جلوس و مجالس کی آڈیو/ ویڈیو ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔ ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں کو ڈیوٹی کے متعلق مکمل بریف کر کے تعینات کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انٹیلی جنس ایجنسیاں خفیہ طور پر نگرانی کرتی ہیں۔

منڈی بہاؤالدین: نیشنل ایکشن پلان کے تحت مدارس اور مساجد میں علماء کرام و امام کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

*4942: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع منڈی بہاؤالدین میں مدارس گزشتہ 2 برس میں کتنے مدارس، مساجد، امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ دو برس میں ایک مسجد رجسٹر ہوئی ہے جبکہ یکم ستمبر 2018 سے30۔ ستمبر 2019 تک اس محکمہ سے کوئی بھی مدرسہ رجسٹر نہ ہوا ہے۔چونکہ مدارس کی رجسٹریشن کااختیار یکم اکتوبر2019سے محکمہ ہذاکے پاس نہ رہاہےاور یہ اختیار محکمہ وفاقی تعلیم کے سپرد کر دیا گیا ہے اس لئے یکم اکتوبر2019 سے30۔ ستمبر2020 تک مدرسہ کی رجسٹریشن کی معلومات محکمہ ہذا دینے سے قاصر ہے،جبکہ علماء کرام کی رجسٹریشن دفتر ہذاکے اختیار میں نہ ہے اس لئے محکمہ ہذااس حوالے سے رپورٹ دینے سے قاصر ہے۔

صوبہ میں ہوائی فائرنگ سے زخمی وہلاک ہونے والے افراد کی تعداد واندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***5009: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں ہوائی فائرنگ کے واقعات ہوتے ہیں اگر یہ درست ہے تو یکم جنوری 2020 سے10۔جون 2020 تک ایسے کتنے واقعات سامنے آئے ہیں اور ان سے کتنے افراد زخمی یا ہلاک ہوئے۔ہوائی فائرنگ کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہوائی فائرنگ سے بے گناہ شہری زخمی اور ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اکثر اوقات ملزمان کی گرفتاری نہیں ہوتی؟

(ج) حکومت ہوائی فائرنگ کے رجحان اور جرم کو ختم کرنے کے لئے کیا مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے۔تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ہوائی فائرنگ کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔یکم جنوری 2020 سے 10۔جون 2020 تک پنجاب بھر میں ہوائی فائرنگ کے 1421 واقعات پیش آئے۔جن میں کوئی فرد ہلاک نہ ہوا جبکہ 15 افراد زخمی

ہوئے اور 2766 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) مقامی پولیس ایسے کسی بھی وقوعہ کی اطلاع موصول ہونے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لاتی ہے اور واقعہ میں ملوث ملزمان کی فی الفور گرفتاری کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ مزید برآں سوشل میڈیا پر کسی بھی ہوائی فائرنگ یا اسلحہ کی نمائش کا بھی سختی سے نوٹس لیا جاتا ہے، اور بلا تاخیر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے تاہم ایسے واقعات میں ملوث افراد کی گرفتاری کی تفصیل سوال بالا میں دی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ صوبائی حکومت ہے تاہم پولیس بھی اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہ ہے۔ اس قبیح فعل میں ملوث عناصر کے خلاف سختی سے نمٹا جاتا ہے اور حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

صوبہ میں جنوری تا جون 2020 نامعلوم افراد کی لاشوں کی برآمدگی سے متعلقہ تفصیلات

***5010: جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2020 سے 10-06-2020 کتنے نامعلوم افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا تمام نامعلوم افراد کے لواحقین کو تلاش کر لیا گیا ان کے لواحقین کی تلاش کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ ممکن ہے کہ ان نامعلوم افراد کی بائیو میٹرک تصدیق کے ذریعے ان کو ان کے لواحقین تک پہنچایا جا سکے اگر ایسا کیا جاتا ہے تو کامیابی کا تناسب کیا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2020 سے جون 2020 تک 448 نامعلوم افراد کی نعشیں برآمد ہوئیں۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 160 نامعلوم افراد کی نعشوں کے ورثا مل چکے ہیں۔

لواحقین کو تلاش کرنے کے درج ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

1۔ قریب ترین علاقہ جات کی مساجد میں اعلان کروائے جاتے ہیں۔

2۔ بمطابق پولیس رولز1934 باب نمبر 23 فقرہ نمبر18 اشتہار شور غل کے ذریعے۔

3۔ فنگر پرنٹ لینے کی صورت میں بذریعہ فنگر پرنٹ بیورو پنجاب۔

4۔ بذریعہ بائیو میٹرک نادرا لنک کے ذریعے۔

5۔ بذریعہ الیکٹرانک میڈیا/ سوشل میڈیا/ پرنٹ میڈیا۔

6۔ پنجاب پولیس کی ویب سائیٹ کے ذریعے۔

7۔DNA کے ذریعے۔

(ج) نامعلوم نعشوں کی بائیو میٹرک نادرا کے ذریعے تصدیق صرف اس صورت ممکن ہے جب نعش درست حالت میں ہو ہاتھوں کے پورے ٹھیک ہوں اور نامعلوم نعش کا نادرا ریکارڈ ہو تو اس صورت میں لواحقین تک پہنچایا جاسکتا ہے اور اس صورت میں کامیابی کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔

تحصیل میاں چنوں میں جون2019 سے آج تک ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*5047: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل میاں چنوں میں یکم جون 2019 سے آج تک ڈکیتی کی کتنی واردات کس کس جگہ کس کس تھانہ کی حدود میں ہوئی ہیں؟

(ب) ہر واردات میں کتنا سامان لوٹا گیا اور ہر واردات کے متاثرہ افراد اور فیملی کے نام مع جگہ بتائیں؟

(ج) کون کون سی واردات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اوران سے کتنا سامان برآمد ہوا ہے۔ کتنے ملزمان کس کس واردات کے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

(د) کس کس واردات کی ریکوری کردہ سامان ان کے مدعی افراد کو واپس کر دیا گیا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تحصیل میاں چنوں میں یکم جون 2019 سے آج تک درج ہونے والے ڈکیتی کے مقدمات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ کہ مندرجہ بالا مقدمات میں مال مسروقہ و متاثرہ افراد کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ کہ مندرجہ بالا مقدمات میں گرفتار و مفرور ملزمان اور برآمدہ مال مسروقہ کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ کہ مندرجہ بالا مقدمات میں برآمد مال مسروقہ کی سپرداری کی بابت تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: محکمہ شہری دفاع کے ملازمین، مشینری اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*5087: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ میں محکمہ شہری دفاع کے کتنے ملازم ہیں؟

(ب) اوکاڑہ محکمہ شہری دفاع کا بجٹ مالی سال 20-2019 کا کتنا تھا اور مالی سال 21-2020 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) کیا محکمہ شہری دفاع نے ہنگامی صورتحال / وبا کی صورت حال میں کوئی کردار ادا کیا ہے؟

(د) اس محکمہ کی اس ضلع میں کارکردگی کیسی ہے کیا اس محکمہ کی کارکردگی اطمینان بخش ہے؟

(ہ) اس ضلع میں اس محکمہ کے پاس کون کون سی مشینری ہے کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی ناکارہ یا بند پڑی ہوئی ہے؟

(و) حکومت اس ضلع میں اس محکمہ کو مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ شہری دفاع اوکاڑہ میں موجودہ ملازمین کی تعداد (9) ہے جبکہ (06) پوسٹس خالی ہیں۔ موجودہ کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	موجودہ ملازم کا عہدہ	بنیادی پے سکیل	تعداد پوسٹ
1	سول ڈیفنس آفیسر اوکاڑہ	16	01
2	اسسٹنٹ	16	01
3	بم ڈسپوزل کمانڈر	15	01
4	بم ڈسپوزل ٹیکنیشن	12	02خالی پوسٹ
5	چیف انسٹرکٹر	14	01
6	انسٹرکٹر گریڈII	08	02خالی پوسٹ
7	سینئر کلرک	14	01
8	جونیئر کلرک	11	01خالی پوسٹ
9	انسٹرکٹر گریڈ11	05	01
10	ڈرائیور	05	01
11	نائب قاصد	02	01
12	چوکیدار	01	01
13	سینٹری ورکر	01	01خالی پوسٹ

(ب) بجٹ مالی سال 20-2019 اور بجٹ مالی سال 21-2020 کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ شہری دفاع اوکاڑہ 1982 سے ضلع کے معرض وجود آنے سے لے کر آج تک ضلع کے تمام محکمہ جات کے ساتھ مل کر اپنے تھوڑے سے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا رہا ہے۔

جنگ ہو یا امن دشمن کے پیدا کردہ مصائب اور قدرتی آفات کے دوران اوکاڑہ کی عوام کی خدمت جان مال کی حفاظت اور احتیاطی تدابیر کو اپنانے کی مشقوں اور تربیت میٹنگ مصروف عمل ہے۔ایک سال کے دوران کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل ٹاسک / ذمہ داری	تفصیل پراگرس
1-	فائر سیفٹی انسپکشن	چالان 162 : ، نوٹس 180: جرمانہ 557250: ایف آئی آر189: ٹوٹل انسپکشن:1460
2-	حفاظتی اقدامات و ابتدائی طبی امداد	سکول کے بچوں کی تربیت 1618 انڈسٹری ورکرز کو تربیت

	کی دتربیت / ہنگامی صورتحال اقدامات کرنے کی تربیت۔	100رضاکاران کو تربیت153
3۔	بم ڈسپوزل کی کارکردگی	تھریٹ کالز کو رسپانس کیا گیا 02: ٹیکنیکل سویپنگ 722: VVIPsڈیوٹی 05 : ونڈ ییک لگایا گیا : 08
4۔	جنگی صورتحال میں اقدامات	وار بک تیار کی گئی ، سول ڈیفنس سکیم بنائی گئی ، سکولوں ، کالجوں میں تربیت دی گئی،اور مشقیں کروائی گئی ہیں
5۔	عیداور محرم الحرام ، مذہبی اجتماعات ، سیاسی جلسے / نوحہ	عید اور محرم الحرام ، مذہبی اجتماعات ، سیاسی جلسے /نوحہ پر سٹاف اور رضا کاران ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔
6۔	کرونا حفاظتی اقدامات کی تربیت اور اقدامات	ماسک تقسیم کئے گئے 6775 : بینرز لگائے گئے 04: پمفلٹ تقسیم کئے گئے:7400
7۔	مون سون سیلابی خطرات	پچھلے سال دریائے ستلج پر تمام سٹاف اور رضاکاران نے فلڈ ڈیوٹی 15 دن اور رات سرانجام دی۔
8۔	کلین اینڈ گرین پاکستان	پٹرول پمپ کو چیک کیاگیا:150
9۔	ڈینگی اقدامات	ہوٹل چیک کئے گئے:45
10۔	رضاکاران بھرتی کئے گئے	تحصیل اوکاڑہ 200: تحصیل دیپالپور 30 :، تحصیل رینالہ خورد:45

(د) کارکردگی کی مکمل تفصیل پہلے ہی بیان کردی گئی ہے اور سالانہ کارکردگی کا تقابلی جائزہ دستیاب ذرائع سے کیا جائے۔ تو یقیناً اطمینان بخش ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	نام مشینری	حالت مشینری
1۔	کار مہران سوزوکی 1992 ماڈل	چالو حالت
2۔	موٹر سائیکل یاماہا 1982 ماڈل	ناکارہ
3۔	کمپیوٹر	چالو حالت
4۔	پرنٹر	چالو حالت
5۔	ہینڈ ماؤنٹڈ سائرن	چالو حالت

(و) مالی سال 21-2020 کے پہلے کوارٹر کا بجٹ جاری کر دیا گیا ہے اور اگلے تین کوارٹرز کا بجٹ جاری کیا جائے گا۔

لاہور: تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین اور سنگین وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*5306: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کیا چوکی غالب مارکیٹ کی اپنی عمارت ہے اگر نہیں ہے تو یہ کس جگہ کس کی عمارت میں چل رہی ہے؟

(ج) اس تھانہ اور چوکی کی حدود میں یکم جنوری 2020 سے آج تک ڈکیتی، قتل، راہزنی، چوری اور دیگر کس کس جرائم کی واردات ہوئی ہیں؟

(د) کس کس واردات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے ملزمان مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(ہ) اس تھانہ اور چوکی کی حدود میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی ڈکیتی کی واردات کے دوران مزاحمت پر قتل ہوئے اور کتنے پولیس مقابلے ہوئے پولیس مقابلوں میں کتنے ملزمان مارے گئے، زخمی ہوئے اور کتنے گرفتار ہوئے کتنے پولیس ملازمین ہلاک اور زخمی ہوئے؟

(و) اس چوکی اور تھانہ میں جرائم کی وارداتوں کی بڑھتی ہوئی شرح کی وجوہات کیا ہیں ان پر کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں تعینات ملازمین کے نام و عہدہ کے ساتھ علیٰحدہ سے فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چوکی غالب مارکیٹ کی اپنی عمارت نہ ہے بلکہ PHA کی پراپرٹی خالی پلاٹ میں واقع ہے۔ بلڈنگ کی بجائے الحبیب کنسٹرکشن کمپنی کے دو کنٹینرز میں چل رہی ہے۔ چوکی کی جگہ گورنمنٹ کی مقرر کردہ نہ ہے۔

(ج) تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ کی حدود میں یکم جنوری 2020 سے آج تک ڈکیتی کے مقدمات (کوئی نہیں) ، قتل کے 05 راہزنی کے 102 اور چوری کے 1399 مقدمات درج ہو کر تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی جارہی ہے۔

(د) تھانہ غالب مارکیٹ کی حدود میں قتل کے مقدمات میں 02 ملزمان چالان عدالت ہوئے اور 02 مجرمان اشتہاری ہوئے۔ ایک مقدمہ تاحال زیر تفتیش ہے۔ جس کے ملزمان کوشش کے باوجود ٹریس نہ ہوئے ہیں۔

(ہ) تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ کی حدود میں اس عرصہ کے دوران، دوران واردات کوئی ملزم یا ملازم نہ تو زخمی ہوا اور نہ ہی قتل ہوا ہے۔ تھانہ ہذا کی حدود میں ایک پولیس مقابلہ ہوا۔ پولیس مقابلہ کے مقدمہ میں 02 ملزمان میں سے ایک ملزم پکڑا گیا، جو زخمی ہوا تھا جبکہ دوسرا ملزم مفرور ہے۔ کوئی پولیس ملازم زخمی یا شہید نہ ہوا ہے۔ مجرم اشتہاری کی تلاش جاری ہے۔

(و) اس چوکی اور تھانہ میں جرائم اور واردات کی شرح میں اضافہ کی وجہ علاقہ تھانہ کمرشل ایریا ہے۔ ہزاروں لوگ روزانہ شاپنگ کرنے کے لئے علاقہ تھانہ غالب مارکیٹ میں آتے ہیں، لہٰذا لوگوں کے ساتھ واردات ہو جاتی ہے ان جرائم اور وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے علاقہ تھانہ و چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمان کی گشت ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ تھانہ کی گاڑی، ڈولفن سکواڈ، کی 04 ٹیمیں PRU کی 03 ٹیمیں اور چوکی کی گاڑی بھی گشت کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے وارداتوں پر کافی حد تک قابو پالیا گیا ہے اور ملزمان کو پکڑ کر جیل بھجوایا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں پولیس افسران کی خالی اور پر اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

650: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں ASP,Additional I.G, DIG, SSP, SP کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں کن وجوہات کی بناء پر ہیں؟

(ج) سال 2018 میں کتنے S.S.P,S.P,A.S.P اور D.I.G کی پروموشن ہوئی کتنے افسران کی پروموشن کس کس بناپر Defer ہوئی؟

(د) جن افسران کی پروموشن ڈافر ہوئی ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان افسران کو کب تک پروموشن دی جائے گی اور خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی تفصیلاً بتائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف)

Rank	Sanctioned	Posted	Vacant
Addl.IGP	17	14	03
DIG	42	42	00
SSP	90	49	41
SP	200	168	32
ASP	65	49	16

(ب) صوبوں اور وفاقی محکموں میں PSP افسران کی تعیناتی وفاقی حکومت کرتی ہے۔ پنجاب میں سینئر PSP افسران کی تعیناتی کے لئے بارہا وفاقی حکومت کو درخواست کی گئی ہے۔ حال ہی میں ایڈیشنل آئی جی اور DIG کے عہدہ کی ترقی کے لئے وفاقی حکومت میں پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ ان عہدوں کی کمی جلد ہی پوری ہو جائے گی۔

جبکہ صوبائی پولیس افسران کی ترقی کا بورڈ آخری مرتبہ 03.03.2020 کو ہوا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2۔	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	92
3۔	خالی اسامیاں	48

4۔لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا
کہ 18 سیٹوں کے خلاف
پروموشن نہ کی جائے۔

5۔	بقایاخالی اسامیاں	30
6۔	ترقی کی سفارش کی گئی	20

اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل 28 اسامیاں خالی ہیں۔لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18 اسامیاں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔ان خالی سیٹوں کو اگر نکال دیا جائے تو اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف 10 اسامیاں خالی ہیں۔آئندہ چندماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کر کے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کر دی جائے گی۔Defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

(ج) D.I.G. ,S.S.P., S.P, A.S.P, اور ایڈیشنل آئی جی کی ترقی وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے لہٰذا اس حوالے سے معلومات وفاقی حکومت ہی مہیا کر سکتی ہے۔تاہم پنجاب میں صوبائی افسران کے کوٹا کی SP کے عہدہ میں سال 2018 کے دوران مورخہ 13۔نومبر کو DSP سے SP کے عہدہ کے لئے پروموشن بورڈ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔بورڈ کی میٹنگ کے وقت اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	68
3	خالی اسامیاں	72

4۔لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18
سیٹوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔

5	بقایا خالی اسامیاں	54
6	ترقی کی سفارش کی گئی	40

" حکومت پنجاب کی پروموشن پالیسی 2010 " اور پنجاب سپرنٹنڈنٹس آف پولیس سروس رولز 2008 " (B&Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق جن افسران کے کیس شرائط کو پورا نہ کر سکے ان کی ترقی کی سفارش نہیں کی گئی تھی۔

مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بنا پر Defer ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید بر آں Defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔ مندرجہ بالا پروموشن بورڈ کی میٹنگ کے بعد مندرجہ ذیل تاریخوں پر پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں جن میں ذیل افسران کی ترقی کی سفارش کی گئی:

مورخہ 29-مارچ 2019	=	06 افسران
مورخہ 07-اگست 2019	=	19 افسران
مورخہ 03-مارچ 2020	=	20 افسران

(د) مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بناء پر Defer ہوئے جن کی تفصیل Annex -C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل 28 اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18 اسامیوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔ لہٰذا اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف 10 اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کر کے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کی جائے گی جبکہ پی ایس پی افسران کی ترقی وفاقی حکومت (اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد) کرتی ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر و دیگر چکوک میں منشیات فروشی کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیلات

694: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال کے اکثر دیہات اور میونسپل کمیٹی کمیر منشیات کا گڑھ بنے ہوئے ہیں حکومت ان منشیات بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) منشیات جیسے فعل کی روک تھام کے لئے ضلع ساہیوال میں کوئی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ بنائی گئی نیز قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کرنے والے منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ساہیوال میں مورخہ 01.01.2019 تا 31.8.2019 منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 963 مقدمات درج کئے اور 976 منشیات فروش گرفتار کئے۔ میونسپل کمیٹی کمیر جو کہ تھانہ کمیر کی حدود میں ہے۔ تھانہ کمیر کی پولیس نے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاون کرتے ہوئے 37 مقدمات درج کئے اور 38 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا۔

(ب) منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کے لئے ایک یونٹ (Narcotic Investigation Unit (NIU) قائم کیا گیا ہے جس میں منشیات کے مقدمات کی تفتیش میں ماہر افسران شامل ہیں اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بمطابق ضابطہ عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) منشیات فروشوں کے خلاف پہلے ہی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی اور فرائض سے متعلقہ تفصیلات

804: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایس پی لیگل کون تعینات کرتا ہے اور ڈی ایس پی لیگل کے فرائض کیا ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ بسا اوقات ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی التواء کا شکار ہو جاتی ہے صوبہ بھر میں ڈی ایس پی لیگل کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بسا اوقات انسپکٹرز سے ڈی ایس پی لیگل کا کام لیا جاتا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی آئی جی پنجاب کرتا ہے۔ڈی ایس پی لیگل کے فرائض پولیس ٹریننگ کالجز، یونٹس اور ضلعی سطح پر مختلف ہیں عمومی طور پر ڈی ایس پی لیگل مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

1۔ دفتر ہذا میں عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ، سیشن کورٹس، سول کورٹس، پنجاب سروسز ٹریبونل اور دفاتر وفاقی / صوبائی محتسب وغیرہ کی طرف سے موصول ہونے والی رٹ پیٹشن ہائے / کیسز کی رپورٹس و کمنٹس بروقت تیار کر کے پیش کرنا۔

2۔ انچارج مال خانہ و جوڈیشل لاک اپ کے فرائض سرانجام دینا۔

3۔ مختلف محکمانہ امور میں قانونی مشورہ و معاونت کرنا۔

4۔ پولیس ٹریننگ کالجز و سکولز میں بطور لاء انسٹرکٹر۔

5۔ ہیومن رائٹس کیسز سے متعلق رپورٹ سپریم کورٹ کو ارسال کرنا۔

6۔ عدالت عظمیٰ و عالیہ اور سروس ٹریبونل سے موصول ہونے والے فیصلوں پر عمل درآمد کروانا CPLA/ICA دائر کرنا۔

7۔ اس کے علاوہ عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ اور سیشن کورٹس میں پولیس کے متعلقہ تمام معاملات کی پیروی کرنا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 129 ہے لیکن افسران کی کمی ہے اور اس وقت صرف 33 ڈی ایس پی لیگل موجود ہیں باقی 96 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) جیسا کہ سوال کے ضمن (ب) کے جواب میں درج کیا گیا ہے صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی کمی ہے۔ جہاں ڈی ایس پیز لیگل موجود نہ ہیں وہاں انسپکٹر لیگل اپنے فرائض سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ لیگل برانچ کے امور کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سر انجام دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

818: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے تھانہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے چوری اور ڈکیتی کی کتنی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلا آگاہ کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے مورخہ 11.10.2019 تک قتل کے 215 مقدمات چوری کے 1830 مقدمات، ڈکیتی کے 30 مقدمات اور راہزنی کے 227 مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں 5280 ملزمان گرفتار ہوئے ان مقدمات میں سے چوری، راہزنی اور ڈکیتی کی ٹوٹل ریکوری -/3770,49,863 روپے ہوئی۔

(ج) مفرور کی گرفتاری کے لئے SHOs صاحبان اور تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے نیز مفرور ملزمان کو ٹریس کر کے گرفتاری کی کوششیں کی جا رہی ہیں نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے CRO کے ریکارڈ سے مدد لی جا رہی ہے نامزد ملزمان کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے جا رہے ہیں ان کے کال ریکارڈ ڈیٹا کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ جو ملزمان اشتہاری قرار دیئے جا چکے ہیں ان کی جائیداد کی ضبطی کے لئے زیر دفعہ 88 ض ف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں قتل چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے مقدمہ جات سے متعلقہ تفصیلات

829: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 2019 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے تھانہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں نیز کتنی چوری اور ڈکیتی کی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف حکومت کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تحصیل بھیرہ 2 تھانہ جات پر مشتمل ہے سال 2019 سے درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل تھانہ وائز ذیل ہے۔

تھانہ بھیرہ:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	03	09	41

تھانہ میانی:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	00	02	45

(ب) **تھانہ بھیرہ:**

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار 40 مفرور 9	گرفتار 7 مفرور 9	گرفتار 16 مفرور 8	گرفتار 34 مفرور 90
	مسروقہ / بازیافتہ	مسروقہ / بازیافتہ	مسروقہ / بازیافتہ
	260000/260000	211500/454400	2346000 / 31147480

تھانہ میانی:

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار28مفرور19	گرفتار00مفرور00	گرفتار00مفرور5	گرفتار23مفرور47
	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ
	00/00	79500/-	335000/6464665

(ج) مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعلقہ SDPOs/SHOs کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کریں۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

835: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کتنے دفاتر کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اس وقت کتنے بچے زیر کفالت ہیں؟

(ج) افسران اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے، عہدہ کے لحاظ سے تفصیل بیان کی جائے؟

(د) ان بچوں اور افسران پر سالانہ خرچ ہونے والے اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز سالانہ Donation سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے 10 اضلاع میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، فیصل آباد (کرایہ پر) ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، گوجرانوالہ اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن راولپنڈی کرایہ پر، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی،

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن ملتان کرایہ پر، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن رحیم یار خاں، ٹبہ علی پور چک 112، نزد ائرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن یونٹ بہاولپور، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس DB/42 بہاولپور پر واقع ہیں۔ جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ ساہیوال فرید ٹاؤن روڈ نزد DIG آفس ساہیوال اور چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور DC کمپلیکس میں واقع ہے سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہیں مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن بیورو پنجاب ضروری وسائل کی دستیابی کے بعد جلد سرگودھا اور ساہیوال میں باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(ب) 16۔دسمبر 2019 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد 792 تھی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع کا نام بچوں کی تعداد

سریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد	سریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1	لاہور	315	2	گوجرانوالہ	127
3	فیصل آباد	67	4	سیالکوٹ	58
5	راولپنڈی	69	6	ملتان	56
7	بہاولپور	63	8	رحیم یار خان	37

(ج) 650 سیٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1۔ فائنل گرانٹ ریلیز حکومتِ پنجاب مبلغ /- .Rs 471674000 2۔خرچ بمطابق Reconciliation مبلغ Rs. 427555833/-.)

ii))کانٹی جینسی-/Rs. 210354128

(i)سیلری Rs.217201705/-

(2018-319 سالانہ ڈونیشن سے تقریباً-/RS734561 روپے مورخہ 5۔ نومبر 2019 تک وصول ہوئے جبکہ خرچ Rs.296327/-روپے ہوئے اور بقایا جات جو کہ بیلنس-/ Rs.443433روپے موجود ہیں۔

صوبہ میں بچوں کے اغوا، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

853: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آئے روز بچوں کے قتل میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور بہت سارے بچوں کو زیادتی کے بعد قتل کیا جاتا ہے؟

(ب) اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر میں کتنے بچے کس کس جگہ قتل ہوئے، اور کتنے بچے زیادتی کے بعد قتل کئے گئے، کتنے بچے اغوا ہوئے اور کتنوں کو بازیاب کرایا گیا؟

(ج) حکومت کی طرف اگست 2018 سے اب تک کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنے ملزمان تفتیش مکمل نہ ہونے پر رہا ہوئے اور کتنے ملزمان کو سزا ہوئی ہے؟

(د) حکومت نے اب تک ان بڑھتے ہوئے قتل کے واقعات کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف)

سال 2018 میں جو بچے قتل ہوئے	98
سال 2019 میں جو بچے قتل ہوئے	104
سال 2018 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	14
سال 2019 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	20

سوال کے جز الف کی وضاحت کر دی گئی ہے، بچوں کے قتل کے مقدمات کی سال 2018 اور سال 2019 کے مقابلتاً مقدمات کی تفصیل کے مطابق 06 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے۔ نیز زیادتی کے بعد بچوں کے قتل میں بھی 06 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے۔ جس میں سے سال 2019ء میں 04 مقدمات ایک ملزم سہیل شہزادہ کے خلاف درج ہو کر چالان ہوئے ہیں۔ اس ملزم کو سزائے موت کا حکم بھی ہو چکا ہے۔

(ب) اگست سے اب تک صوبہ بھر میں زیادتی کے بعد قتل کئے جانے والے بچوں کو اکثر ویران جگہوں، قریبی فصلوں، زیر تعمیر عمارتوں اور غیر آباد جگہوں پر لے جاکر قتل کیا گیا۔ جبکہ صرف قتل ہونے والوں بچوں کو کسی مخصوص جگہ پر نہیں لے جایا گیا۔

قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	92
زیادتی کے بعد قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	18
اغوا ہونے والے بچوں کی تعداد	1056
بازیاب ہونے والے بچوں کی تعداد	971

(ج)

گرفتار ملزمان کی تعداد	1095
عدالت سے رہا ہونے والے ملزمان کی تعداد	71
سزا ہونے والے ملزمان کی تعداد	12

(د) پنجاب پولیس نے اس ضمن میں مقدمات کا بروقت اندراج یقینی بنایا ہے اور تفتیش مقدمات میں فرانزک شہادت ہائے کے عمل کو بہتر بنایا ہے تاکہ اس نوعیت کے مقدمات میں گرفتار ملزمان کو عدالت مجاز سے سزا دلواکر معاشرے کو ان درندہ صفت لوگوں سے پاک کیا جائے۔ مزید برآں تمام فیلڈ یونٹس کو اس جرم کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی ہدایات اور ایسے مقدمات کی تفتیش کے لئے معیاری ضوابط کار SOPs بھی جاری کئے گئے ہیں۔ حکومت نے 10 سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی سزا زیر دفعہ 373-III ت پ سزائے موت مقرر کر دی ہے۔ جس سے اس جرم کے ارتکاب میں نمایاں کمی واقع ہو گئی۔

لاہور: ماہ جنوری 2019 سے تاحال خودکشی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

860: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے افراد کے خلاف خودکشی کے مقدمات کن کن تھانوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک خودکشی کرنے والے کتنے افراد کے خلاف کیس مکمل ہونے کے بعد سزائیں ہوئیں کتنے افراد کو جرمانہ اور کتنے افراد کو معمولی جرمانہ کے بعد رہا کر دیا گیا؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

مقدمہ نمبر19/372 مورخہ 28.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ غازی آباد لاہور میں درج رجسٹر تحریر ہے کہ مقدمہ ہذا میں محمد طارق ولد بشیر نے اپنے آپ کو بذریعہ پسٹل فائر خودکشی کی نیت سے مضروب کیا تھا جو بیانی تھا کہ میری بیوی 3/4ماہ سے اپنے والدین کے پاس چلی گئی تھی میں مکان میں اکیلا رہتا تھا پریشان ہو کر میں نے اپنے آپ کو خود ہی فائر مارے تھے مقدمہ ہذا مورخہ 10.05.19 کو چالان ہوا جو زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر19/492 مورخہ 21.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ شمالی چھاونی لاہور محمد امتیاز مغل عرف پھاکا ولد فیاض گلی نمبر9 مین بازار شیخوپورہ مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر19/652 مورخہ 13.04.19 تھانہ شمالی چھاونی جاوید ولد عابد مکان نمبر 5 گلی نمبر10 رینجر ہیڈ کواٹر مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر19/1919 مورخہ 27.09.19 بجرم325 ت پ عرفان ولد ایوب مسیح سکنہ جوڑے پل لاہور مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر19/221 مورخہ 26.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی برخلاف محمد فیاض ولد نیاز احمد سکنہ پھلروان کے خلاف درج رجسٹر ہوا۔ جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا تھا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/426 مورخہ 03.07.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی برخلاف ہارون مسیح ولد یوسف مسیح سکنہ بووالا کے خلاف درج رجسٹر ہوا تھا جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

عرصہ متذکرہ کے دوران ڈویژن ہذا میں خودکشی کرنے والوں کے خلاف ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔

1۔ مقدمہ نمبر13.11.19/946جرم325تھانہ سول لائن(چالان22.11.19)

2۔ مقدمہ نمبر9.12.19/512جرم325تھانہ گڑھی شاہو(چالان14.12.19)

3۔ مقدمہ نمبر25.9.19/571جرم325تھانہ ریس کورس(زیر تفتیش)

4۔ مقدمہ نمبر6.11.19/680جرم325تھانہ ریس کورس(چالان8.11.19)

5۔ مقدمہ نمبر27.12.19/761جرم325تھانہ ریس کورس(چالان28.12.19)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

2019 سے آج تک ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

مقدمہ نمبر19/15مورخہ02.01.2019بجرم325تھانہ نواں کوٹ لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/1680مورخہ28.09.2019بجرم325تھانہ نواں کوٹ لاہور(زیر تفتیش)

مقدمہ نمبر 19/52 مورخہ 31.01.2019 بجرم 325 تھانہ وحدت کالونی لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/238مورخہ26.02.2019بجرم325تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/169مورخہ09.03.2019بجرم325تھانہ ملت پارک لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/742مورخہ25.10.2019بجرم325تھانہ ملت پارک لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/914مورخہ20.06.2019بجرم325تھانہ شیرا کوٹ لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/1013مورخہ21.09.2019بجرم325تھانہ گلشن راوی لاہور(زیر سماعت)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن آپریشن ڈویژن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں ماہ جنوری 2019 سے تا حال خودکشی کے کل 20 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہیں۔

تھانہ نصیر آباد میں(9) ، تھانہ کوٹ لکھپت میں(4) ، تھانہ گارڈن ٹاؤن میں(1)، تھانہ اچھرہ میں(2) ، تھانہ فیصل ٹاؤن میں(1)، تھانہ گلبرک میں(1) اور تھانہ شادمان میں (2) مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

مطابق رپورٹ SDPO صاحبان یکم جنوری تا آج تک تھانہ شاہدرہ میں 07، تھانہ لوئر مال میں 05، بادامی باغ 03، تھانہ شفیق آباد 03، تھانہ لوہاری گیٹ 03، تھانہ نولکھا 01، تھانہ داتا دربار 01، تھانہ موچی گیٹ 01 تھانہ نیو انار کلی 01اور تھانہ ٹبی سٹی میں 01 مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **سپر نٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔**

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

تمام مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن آپریشن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں خودکشی کرنے والے 41افراد کے خلاف چالان مرتب ہوئے تمام کیس زیر سماعت ہیں اور کسی بھی افراد کو جرمانہ یا رہائی نہ ہوئی ہے۔ 2 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

ڈویژن ہذا میں کل 26 مقدمات 33 افراد کے خلاف درج رجسٹرڈ ہوئے جن کی تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی جارہی ہے جن میں سے 25 مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

لاہور: ٹریفک وارڈنز کی تعداد اوران میں VIPsڈیوٹی پر تعینات سے متعلقہ تفصیلات

861: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ٹریفک وارڈنز ہیں نیز کتنے وارڈنز VIPڈیوٹی دے رہے ہیں اور کتنے ضلعی شاہراہوں پر تعینات ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست کیا گیاان کے نام، پتااور عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع لاہور میں کل ٹریفک سٹاف ٹریفک اسسٹنٹ (کانسٹیبل) سے سینئر ٹریفک وارڈن (انسپکٹر) تک 3073 ہیں صرف 05 ملازمین (2 سینئر ٹریفک وارڈنز اور 3 ٹریفک وارڈنز) VIPs کے ساتھ مستقل طور پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلع لاہور کی شاہراہوں پر کل 2525 ٹریفک اہلکار تین شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، جبکہ بقیہ سٹاف سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے مختلف دفاترہائے میں فرائض سرانجام دے رہاہے۔

(ب) یکم جنوری 2019 میں کوئی ٹریفک وارڈن بھرتی نہ کیا گیاہے۔

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کسی ٹریفک وارڈن کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست نہ کیا گیاہے۔

اوکاڑہ: ضلع کے تھانہ جات میں مویشی چوری کے اندراج
مقدمات اور برآمدگی سے متعلقہ تفصیلات

870: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک مویشی چوری کے کتنے مقدمات تھانہ وار درج کئے گئے تھانہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں ہونے والے مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اوران کے خلاف کیاکارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جو مقدمات درج کئے گئے ان میں کتنے مویشی چوری ہوئے تھے اور کتنے مویشی بر آمد کئے گئے؟

(د) کیا جن مویشیوں کی ملزمان سے بر آمد گی کی گئی وہ اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے ہیں ہر تھانہ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ اے ڈویژن میں مویشی چوری کے 03 مقدمات، تھانہ بی ڈویژن میں02، تھانہ کینٹ میں 07، تھانہ شاہ بھور میں15، تھانہ صدر اوکاڑہ میں 11، تھانہ راوی میں 07، تھانہ گوگیرہ میں06، تھانہ چوچک میں 12، تھانہ ستگھرہ میں06، تھانہ سٹی رینالہ میں07، تھانہ صدر رینالہ میں 11، تھانہ شیر گڑھ میں 20، تھانہ سٹی دیپالپور میں 16، تھانہ صدر دیپالپور، میں 37، تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں 17، تھانہ بصیر پور میں 12، تھانہ حویلی لکھامیں14، تھانہ منڈی احمد آباد میں09اور تھانہ چورستہ میاں خاں میں 03 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران 269 ملزمان کو گرفتار کر کے بعد از بر آمد گی مال مسروقہ حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران542 مویشی چوری ہوئے اوران میں سے 247 مویشی بر آمد ہو چکے ہیں۔

(د) بر آمد مویشی ان کے اصل مالکان کے حوالے کئے جا چکے ہیں تھانہ وار تفصیل ذیل ہے۔

تھانہ اے ڈویژن	4	تھانہ صدر اوکاڑہ	15	تھانہ گوگیرہ	22
تھانہ کینٹ	5	تھانہ شاہ بھور	16	تھانہ راوی	10
تھانہ سٹی رینالہ	2	تھانہ صدر رینالہ	2	تھانہ شیر گڑھ	10
تھانہ ستگھرہ	11	تھانہ چوچک	20	تھانہ سٹی دیپالپور	24
تھانہ صدر دیپالپور	44	تھانہ حویلی لکھا	4	تھانہ حجرہ شاہ مقیم	42
تھانہ بصیر پور	10	تھانہ منڈی احمد آباد	4	تھانہ چورستہ میاں خان	2

رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

872: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں لاہور اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل کتنی ایف آئی آرز رجسٹرڈ کی گئیں؟

(ب) ان میں سے ڈکیتی، راہزنی، قتل اور چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج کی گئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں جمع کروا دیئے گئے ہیں؟

(د) ان ایف آئی آرز میں کتنی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں اور کتنے افراد اب تک مفرور ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز لاہور میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل 15977 ایف آئی آرز رجسٹرڈ کی گئیں ہیں۔

(ب) جی ہاں! ڈکیتی 18، راہزنی 524، قتل 88، چوری 3812 ایف آئی آرز درج کی گئیں ہیں۔

(ج) جی ہاں! 1712 ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں۔

(د) ان ایف آئی آرز میں 3331 گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں 27 افراد اب تک مفرور ہیں۔

رحیم یار خان: اشتہاری مجرمان کی تعداد اور انکی گرفتاری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

877: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان شہر میں روز بروز بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کے اشتہاری مجرمان کی تعداد کتنی ہے اور ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) گزشتہ ایک سال کے دوران منشیات فروشی کے کتنے مقدمات اس ضلع میں درج ہوئے اوران میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر لئے گئے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) رحیم یار خان شہر میں روٹین کے جرائم کا ارتکاب ہورہا ہے جس سے شہریوں میں کوئی اضطراب یا بے چینی نہ پائی جاتی ہے تاہم روٹین کے کرائم کو روکنے کے لئے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ سابقہ ریکارڈیافتہ مجرمان کی سرگرمیوں کی نگرانی۔

2۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے مسلسل ریڈ۔

3۔ مخصوص اوقات میں جنرل ہولڈاپ۔

4۔ ہر وقوعہ کی اطلاع پر پولیس کو فوری تحرک۔

5۔ سابقہ ریکارڈیافتہ ملزمان کی عدالت سے نیک چال چلن بارے ضمانت۔

6۔ شہری اور آبادی والے علاقوں میں CCTV کیمروں کی تنصیب۔

7۔ گرفتار ملزمان کی درست انٹیروگیشن۔

8۔ اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی مہم۔

9۔ مؤثر پٹرولنگ اور ٹھیکری پہرہ کا قیام۔

10۔ پولیس افسران کی عوام تک زیادہ سے زیادہ رسائی۔

مندرجہ بالا اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ جرائم بر خلاف مال میں ملوث متعدد گینگ گرفتار کر کے ان سے مال مسروقہ بر آمد ہو چکا ہے۔

(ب) ضلع رحیم یارخان میں اس وقت مجرمان اشتہاری کی تعداد 6192 ہے۔

ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ یہ مجرمان، اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے جبکہ دیگر مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ ان کی ممکنہ جگہوں پر باقاعدگی سے ریڈ کرتی ہیں تاکہ

انہیں جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ مجرمان اشتہاری کی منقولہ، غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کے لئے کارروائی زیر دفعہ 88ض ف عمل میں لائی جارہی ہے جو مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں ان کے ریڈ نوٹس جاری کروانے کا تحرک کیا گیا ہے۔ مقدمات کے مدعیوں سے مسلسل رابطہ ہے مجرمان اشتہاری کے عزیز واقارب کے فون ڈیٹا کی نگرانی کی جارہی ہے۔

(ج) رپورٹ مقدمات1544

مکمل چالان:1544

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے سنٹرز میں بچوں کے ماہانہ خرچ سے متعلقہ تفصیلات

887: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے سنٹرز میں کتنے بچے موجود ہیں اور فی بچہ ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟

(ب) ان بچوں کی فلاح وبہبود اور تعلیم کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر اہتمام بچوں کا کفالت خانہ لاہور میں کہاں واقع ہے اور اس کفالت خانہ میں کتنے بچے مقیم ہے اور اس کا ماہانہ خرچہ کتنا ہے۔

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 10-مارچ2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:۔

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد	سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1-	لاہور	345	2-	گوجرانوالہ	107
3-	فیصل آباد	58	4-	سیالکوٹ	69
5-	راولپنڈی	48	6-	ملتان	54
7-	بہاولپور	64	8-	رحیم یارخان	40

اور فی بچہ ماہانہ خرچہ11,190 روپے ہے۔

(ب) درج بالا چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی

سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں.

بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھریلو طرز پر رکھا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مینو بنایا جاتا ہے تاکہ بچوں کو موٹاپے اور ذیابیطس اور دیگر امراض سے بچایا جاسکے۔ اگر بچے کسی قسم کی مرض کا شکار ہو جائیں تو ان کا بہترین علاج کروایا جاتا ہے۔ نیز ہر انسٹیٹیوٹ میں نرس اور میڈیکل سٹاف موجود ہے جو بچوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس)، انگوری باغ سکیم، لنک شالیمار روڈ پر واقع ہے یہاں اس وقت چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن لاہور میں 345 بچے مقیم ہیں۔ اور ماہانہ فی کس بچہ خرچہ 11,190 روپے ہے۔ ٹوٹل ماہانہ خرچہ 345X11,190=3,860550 روپے ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

897: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

حکومت جھوٹی ایف آئی آر کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

سال 2019 میں کل 490155 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اب تک 27894 مقدمات حقیقت پر مبنی نہ ہونے کی بنیاد پر خارج ہو چکے ہیں اور ان میں رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہے۔

انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے مورخہ 15.05.2019 کو تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ جھوٹی FIR کے اندراج کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ان ہدایات کی روشنی میں اب تک 4590 مقدمات میں کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ عمل میں لائی جا چکی ہے۔ تاہم بقایا مقدمات میں بھی حسب ضابطہ کارروائی کا تحرک جاری ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں تھانہ جات کی تعداد آبادی کے تناسب سے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

905: سید عثمان محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان حلقہ پی پی 264۔ میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے تمام تھانہ جات کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں کتنی نفری موجود ہے نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں جو گرفتار نہیں کئے گئے ان کے گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور گرفتار نہ ہونے والے اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہے۔

نام تھانہ	نام علاقہ
تھانہ آباد پور	نبی پور، چک وہیہ، کچہ گوپانگ، فتح پور ٹوانہ، احسان پور، دولت پور، بیٹ میر محمد، آباد پور، نوناری، نظام آباد، چک NP/48 وزیر، NP/49، مڈ منتھار، ہیڈ دیگی، ٹھل، کچہ محازی، رسول پور، NP/47 راجن پور کلاں، کڑمان سنگھ، بیٹ اللہ وسایا، مسلم آباد، NP/46، پہوڑاں، مکھن بیلہ، راجن پور خورد، کوٹ کرم خان، فضل آباد، ڈیرہ ڈاہراں، جندوڈہ، پیر عبدالمالک، شیریں، شیخ بھکر۔
تھانہ اقبال آباد	شینہ والا، قیصر چوہان، بدلی شریف پیر بھورا سلطان، پیرولی محمد سلطان، قادر آباد، اشرف آباد، عبدالرحمان، یہودی پورماچھیاں، علی پور ماچھیاں، 53/NP،NP/52
تھانہ صدر صادق آباد	روتی، پیر فتح دریا، علی پور،اقبال نگر، کوٹلہ حیات، کوٹ فقیرہ، محمد پور کیکری، بہادر پور، سنجر مشائخ، رانجھے خان، روشن بھیٹ، میرل عبدالواحد کھمیڑہ، واسہ، کوٹ موہانہ، رحموں، امیر علی بھیٹ، P/164 S/A
تھانہ بھونگ	کوٹ غلام میراں، نذر محمد چھلن، جمال دین والی، سید پور۔

(ب) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں / تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ چوک بہادر پور میں تقسیم کرنے کی تجویز ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ نقشہ جات تیار کروائے جا رہے ہیں بہت جلد تجویز سنٹرل پولیس آفس پنجاب لاہور بھجوائی جائے گی۔ باقی تھانہ جات میں ابھی تقسیم کی ضرورت نہ ہے۔ امن عامہ کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔

(ج) **تعینات افسران و ملازمان تھانہ آباد پور:**

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	02	05	05	28

تعینات افسران و ملازمان تھانہ اقبال آباد:

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	03	05	02	33

تعینات افسران وملازمان تھانہ صادق آباد:

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	02	07	05	40

تعینات افسران وملازمان تھانہ بھونگ:

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	-	05	03	27

مذکورہ تھانہ جات میں تعینات کل نفری:

SHO	SI	ASI	HC	FC
04	07	22	15	128

تھانہ بھونگ میں 08 پک اپ اور 03 بکتر بند (تھانہ صدر صادق آباد میں 03 پک اپ آبادپور 03 پک اپ اور اقبال آباد میں 02 پک اپ گاڑیاں موجود ہیں۔

(د)

نام تھانہ	کل مجرمان اشتہاری	گرفتار مجرمان اشتہاری	بقایا مجرمان اشتہاری
آبادپور	545	425	120
اقبال پور	587	365	222
صدر صادق آباد	662	369	293
بھونگ	609	235	374
کل	2403	1394	1009

ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے یہ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے۔

(ہ) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں، تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ بہادر پور تقسیم کرنے کی تجویز ہے۔ مجرمان اشتہاری کا کال ڈیٹا باقاعدگی سے مانیٹر کیا جارہا ہے اور باقاعدگی سے ان کی

گرفتاری کے لئے ریڈ بھی جاری ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف کے لئے بھی تحرک جاری ہے۔ مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے مسلسل مہم جاری ہے۔

صوبہ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے کیمروں اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

915: محترمہ اسوہ آفتاب: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے کتنے شہروں میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں کیا یہ کیمرے درست حالت میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت سیف سٹی پراجیکٹ کو مزید وسیع کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں تو کب تک اس پراجیکٹ کو مزید وسیع کیا جائے گا؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تاحال لاہور اور قصور شہر میں جدید طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 60 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کر رہے ہیں تاہم متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بناء پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔

(ب) پنجاب سیف سٹی پراجیکٹ کو حکومت مزید شہروں میں بھی وسعت دینا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈی جی خان اور تونسہ میں سیف سٹی کے تحت پراجیکٹ کے لئے پری کوالیفکیشن (بمطابق قوانین خریداری پنجاب) کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جو کہ بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر شہروں میں راولپنڈی، مری اور فیصل آباد میں بھی اسی طرز کے منصوبہ جات لگائے جائیں گے۔

لاہور شہر میں سال 2018 سے تاحال تھانوں میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

925: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں سال 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے جرائم کے مقدمات درج ہوئے ہیں کن کن تھانوں کی حدود میں ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کی طرف سے جگہ جگہ ناکہ لگانے اور چیکنگ کرنے کے باوجود لاہور شہر میں جرائم پر قابو نہیں پایا جا سکا بلکہ ناکہ لگانے والے اہلکار مجرموں کو پکڑنے کی بجائے عوام کو تنگ کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں چوری، ڈکیتی، راہزنی کی روزانہ درجنوں وارداتیں ہو رہی ہیں اور پولیس بے بس نظر آتی ہے؟

(د) لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوتی صورتحال کے پیش نظر حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور شہر میں سال 2018 میں جرائم کے کل مقدمات 86061 اور سال 2019 میں جرائم کے کل مقدمات 124961 درج ہوئے۔

(ب) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ پولیس کی طرف سے عوام الناس کی جان و مال کے تحفظ اور جرائم کی روک تھام اور پیشہ ور ڈاکوؤں، چوروں اور پیشہ ور جرائم میں ملوث ملزمان کی بیخ کنی کے لئے اہم مقامات پر ناکہ بندی کی جاتی ہے ناکہ بندی سے قبل تمام لوئر اینڈ اپر سبارڈینیٹ کو بریف کیا جاتا ہے کہ عوام الناس سے حسن سلوک سے پیش آئیں اس سلسلہ میں عوام الناس کی شکایت موصول ہونے پر اہلکاران کی انکوائری کی جاتی ہے اور ان کے خلاف قصوروار ہونے کی روشنی میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ لاہور میں چوری ڈکیتی، راہزنی سنگین کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے سنگین کرائم کا ٹائم وائز وقوعہ تجزیہ کر کے متاثرہ مقامات اور متاثرہ اوقات کی نشاندہی کرتے ہوئے جیسے سنگین جرائم کے انسداد کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے کرائم پکٹس میں پیدل اور موبائلز گشت لگائی جاتی ہے اور سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ڈیوٹی کا مناسب بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو سکے۔

لاہور: جنوری2019 تا دسمبر2019 میں قتل چوری، ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

973: محترمہ سمیرا کومل: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک قتل، چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی کتنی وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں اور کن کن علاقوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں؟

(ب) ایک سال کے دوران لاہور کے کس تھانے کی حدود میں سب سے زیادہ جرائم کے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس اور حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔**

لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک قتل کے 412، چوری کے 52487، ڈکیتی کے 82 اور دیگر جرائم کے 74402 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

لاہور شہر کے ذیل تھانہ جات میں زیادہ واردات رپورٹ ہوئی ہیں۔
تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
تھانہ مغل پورہ میں 2065 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

بروئے رپورٹ SDPO صاحبان ڈویژن ہذا میں یکم جنوری 2019 تا 31۔دسمبر 2019 کے عرصہ کے دوران قتل کے 86، ڈکیتی کے 17، چوری کے 18440 اور دیگر (متفرق کرائم) کے 17323 مقدمات درج ہونا پائے گئے ہیں تاہم یہ وارداتیں کسی مخصوص علاقہ میں نہ ہوئی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

سال 2019 صدر ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 13 تھانوں میں قتل کے 97، چوری 10286، ڈکیتی 44 اور راہزنی کے 727 اور دیگر جرائم کے 10454 مقدمات اور کل 21608 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ جو تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات سب سے زیادہ درج رجسٹر ہوئیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

سال 2019 میں ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں جنوری 2019 تا دسمبر 2019 تک 12 تھانوں میں قتل کے 56 مقدمات، چوری کے 6337 مقدمات اور ڈکیتی کے 14 مقدمات درج ہوئے اور دیگر جرائم کے 11868 مقدمات درج ہوئے اور علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں سب سے زیادہ واردتیں رپورٹ ہوئیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

سال 2019 سٹی ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 22 تھانوں میں قتل کے 91، ڈکیتی کے 02، چوری کے 10304 و دیگر جرائم کے 16727 ٹوٹل 27124 درج رجسٹر ہوئے تھانہ شاہدرہ میں سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

سال 2019 اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 10 تھانوں میں قتل کے 38، ڈکیتی کے 02، چوری کے 2565 اور دیگر جرائم کے 8457 مقدمات اور کل 11062 مقدمات رپورٹ ہوئے جو تھانہ نواں کوٹ میں سب سے زیادہ 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) **ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔**

ایک سال کے دوران لاہور کے علاقہ تھانہ شاہدرہ کی حدود میں 3358 سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران کینٹ ڈویژن لاہور علاقہ تھانہ فیکٹری ایریامیں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران صدر ڈویژن میں علاقہ تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں سال 2019 کے دوران علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج ہو کر حوالے انوسٹی گیشن ونگ ہوئے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران سٹی ڈویژن میں علاقہ تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں علاقہ تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) **ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔**

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ، اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے ڈویژن ہذا میں گشت و ناکہ بندی کو مؤثر بنایا گیا ہے، علاوہ ازیں علاقہ کی PRU اور ڈولفن سکواڈ سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے تاکہ عوام الناس کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کے سلسلہ میں صدر ڈویژن میں گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکاڈ پیرو سکاڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈالفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی سرکاری گاڑیاں اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو موثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

فیصل آباد: تھانہ سول لائن میں اندراج مقدمات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1027: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ سول لائن فیصل آباد میں یکم دسمبر 2019 تا 31۔جنوری 2020 کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ان کے نمبر بتائیں؟

(ب) زیر دفعہ 1-337 Fb,337 -98-337 / PP.149 کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں ان مقدمہ جات کے نمبر، مدعی مقدمہ اور ملزمان کے نام بتائیں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کون کون سے ملزمان مفرور ہیں؟

(ج) مقدمہ نمبر 19/1190 کب درج ہوا کن کن دفعات کے تحت درج ہوا اس کے ملزمان کے نام بتائیں کیاملزمان گرفتار ہوچکے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس مقدمہ کے ملزمان گرفتار کرنے اور کوتاہی برتنے والے پولیس ملازمین اور تفتیشی کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ ہذا میں مورخہ 01.12.19 سے 31.01.2020 تک کل 194 مقدمات درج ہوئے (جو کہ سیریل کے حساب سے 19/1149 سے 19/1249 اور 20/01 سے 20/93 تک ہیں)۔ ب (زیر دفعہ مندرجہ بالا کے تحت دو مقدمات درج ہوئے۔

(مقدمہ نمبر 19/1174، مقدمہ نمبر 19/1190)

نام مدعی۔ مقدمہ نمبر 19/1174۔ جاوید اقبال ولد محمد حسین سکنہ بانساں والی گلی سمندری روڈ فیصل آباد۔

مقدمہ نمبر 1174/19 مورخہ 10.12.2019 بجرم 337ت پ تھانہ سول لائن درج ہوا جبکہ ملاحظہ مسل کرنے پر ملزمان کا L2/337F1/148/149 ذیل پایا گیا۔Status

تعداد ملزمان:۔ ٹوٹل 21 ملوث ۔ نامزد 06 اور 15 نامعلوم۔

نام ملزمان۔

1۔ علی ڈھلوں ولد اقبال سکنہ جھمرہ (بے گناہ خانہ نمبر 2)چالان

2۔ملک ریاست ولد محمد بشیر سکنہ چپاں(بے گناہ خانہ نمبر 2) چالان

3۔منیر احمد ولد نامعلوم سکنہ گوجرہ(بے گناہ خانہ نمبر 2) چالان

4۔ شیخ رضا ولد شیخ جبار سکنہ جھنگ روڈ(بے گناہ خانہ نمبر 2) چالان

5۔ شیخ سلیم ولد شیخ جبار سکنہ جھنگ روڈ(بے گناہ خانہ نمبر 2) چالان

6۔ریاض ولد عبدالحمید سکنہ محمود آباد(بے گناہ خانہ نمبر 2) چالان

نام مدعی۔ مقدمہ نمبر 1190/19۔عبیداللہ ولد شفیع محمد سکنہ کوٹھی نمبر 24 نیو سول لائن فیصل آباد

تعداد و نامعلوم ملزمان:۔ٹوٹل 11 ملوث۔نامزد 05 اور 06 نامعلوم۔

1۔نوید اشرف ولد محمد اشرف سکنہ نیو سول لائن(مدعی کراس ورشن برضمانت گرفتار)

2۔ آذان ولد رضوان شوکت قوم آرائیں سکنہ نیو سول لائن(برضمانت گرفتار)

3۔ تجمل حسین ولد ریاض الحق سکنہ سول لائن(بے گناہ)

4۔ تہمنیہ زوجہ نوید حسین سکنہ نیو سول لائن(بے گناہ)

5۔ سرفراز ولد نواز سکنہ رحمان کالونی فیصل آباد(ضمانت خارج)

ملزمان کراس ورشن:۔

1۔ساجدہ بی بی بیوہ محمد افضل قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336 رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

2۔عباس ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336 رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

3۔ محمد اکرم ولد عبدالرحمان قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336 رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

4۔وقاص ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336 رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

5۔ محمد فرقان ولد عبداللہ قوم آرائیں سکنہ A/ 24 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
6۔ عبداللہ ولد محمد شفیق قوم آرائیں سکنہ 24A/ نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
7۔ ذیشان ولد عبداللہ قوم آرائیں سکنہ A/ 24 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
8۔ وسیم اکرم ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ A/ 24 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
9۔ شکیل احمد ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ 24A/ نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)

(ج) مقدمہ نمبر 1190/19 مورخہ 13.12.2019 بجرم 324/149337/148/F(i) ت پ تھانہ سول لائن درج ہوا جبکہ ملاحظہ مسل کرنے پر ملزمان کا Status ذیل پایا گیا۔

ملزمان FIR :۔

1۔ نوید اشرف ولد محمد اشرف سکنہ نیو سول لائن (مدعی کراس ورشن برضمانت گرفتار)
2۔ آذان ولد رضوان شوکت قوم آرائیں (برضمانت گرفتار)
3۔ تجمل حسین ولد ریاض الحق سکنہ نیو سول لائن (بے گناہ)
4۔ تہمینہ زوجہ نوید حسین سکنہ نیو سول لائن (بے گناہ)
5۔ سرفراز ولد نواز سکنہ رحمان کالونی فیصل آباد (ضمانت خارج)

ملزمان کراس ورشن:۔

1۔ ساجدہ بی بی بیوہ محمد افضل قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336 ر ب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
2۔ عباس ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336 ر ب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
3۔ محمد اکرم ولد عبدالرحمان قوم آرائیں سکنہ 336 ر ب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
4۔ وقاص ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ 336 ر ب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
5۔ محمد فرقان ولد عبداللہ قوم آرائیں A/ 24 سول لائن فیصل آباد برضمانت گرفتار)
6۔ عبداللہ ولد محمد شفیق قوم آرائیں سکنہ A/ 9 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
7۔ ذیشان ولد عبداللہ قوم آرائیں سکنہ 9A/ نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
8۔ وسیم اکرم ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ 9A/ نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
9۔ شکیل احمد ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ A/ 9 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)

مقدمہ نمبر/19 1190 مورخہ 13.12.2019 بجرم324/149337/148 (i)F
ت پ تھانہ سول لائن کی تفتیش
ڈسٹرکٹ سٹنڈنگ بورڈ سے تبدیل ہو کر حسب الحکم جناب CPO فیصل آباد
آئندہ DSP/SPO سرکل گلبرک فیصل آباد کو تفویض ہو چکی ہے۔

(د) جی ہاں!

پولیس اسٹیشن روات میں درج ایف آئی آرز کی تعداد اور نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

1034: محترمہ عشرت اشرف: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سفاری ولاز2 بحریہ ٹاؤن فیز7 راولپنڈی اور ولائت کمپلیکس بحریہ ٹاؤن فیز7 راولپنڈی کے علاقوں کی یکم جنوری 2019 سے یکم جنوری2020 تک پولیس سٹیشن روات میں کتنی FIRs درج کی گئیں اور ان کی نوعیت کیا ہیں تفصیلات تاریخ، نمبر اور علاقہ مدوار وضاحت سے بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ FIRs کے کیا نتائج سامنے آئے تفصیلات تاریخ، نمبر اور علاقہ بیان فرمائیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ،(ب) SP صدر ڈویژن دوران پڑتال جنوری 2019 تا جنوری 2020 تک سفاری ولاز، ولایت کمپلیکس اور بحریہ فیز 7 راولپنڈی کے علاقہ میں کل 92 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی تفصیل ذیل ایوان میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا: بنیادی طبی مرکز صحت چک نمبر126 جنوبی میں ڈیوٹی کے دوران سرکاری/نجی کمپنی کے گارڈز کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

1048: رانا منور حسین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کی حدود میں بنیادی طبی مرکز صحت چک نمبر 126 جنوبی میں ڈیوٹی کے دوران سرکاری/نجی کمپنی کے گارڈ کا قتل ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 19اور20دسمبر2019کی درمیانی شب اس کا قتل ہوا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مقتول کے قتل کا مقدمہ نمبر623/19پرچہ تھانہ سلانوالی میں درج ہوا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقتول کو پہلے سے خطرات لاحق ہے؟

(ہ) اب تک تفتیش میں کیا پیش رفت ہوئی ہے ملزمان کا پتا چلانے میں پولیس کامیاب ہوئی تفصیلاً اس بابت آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) علاقہ تھانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کی حدود میں بنیادی طبی مرکز صحت چک نمبر126 جنوبی میں نجی کمپنی کا سکیورٹی گارڈ محمد ذوالفقار قتل ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مورخہ 19اور20۔دسمبر2019 کی درمیانی شب سکیورٹی گارڈ محمد ذوالفقار کا قتل ہوا۔

(ج) یہ درست ہے کہ مقتول گارڈ محمد ذوالفقار کے قتل کا، مقدمہ نمبر627مورخہ 20.12.2019 بجرم302ت پ تھانہ سلانوالی درج ہوا۔

(د) مقتول گارڈ محمد ذوالفقار کو پہلے سے خطرات کا لاحق ہونا درست نہ ہے۔

(ہ) مقدمہ ہذا میں محمد حنیف، اشتیاق احمد، عبدالخالق راجپوت، ثمر حیات نمبر دار، گلزار احمد مدعی اور نگہت بتول LHV کو شامل تفتیش کیا گیا۔ مگر کوئی پیشرفت نہ ہوئی اور نہ ہی مدعی مقدمہ نے کسی پر شک شبہ ظاہر کیا اور نہ ہی کسی شخص کو ملزم نامزد کیا۔ تاحال نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے، مقدمہ ہذا میں رپورٹ عدم پتا مورخہ 10.10.2020کو مرتب ہوئی۔

لاہور: تھانہ شالامار میں سال2019میں اندراج مقدمات و نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

1011: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ شالامار لاہور میں سال 2019 میں قتل، زنا، ڈکیتی، راہزنی اور چوری کے کل کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ رجسٹرڈ مقدمات جو کہ قتل، زنا، ڈکیتی راہزنی اور چوری کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ملزمان تاحال مفرور ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال 2019 سول لائن ڈویژن تھانہ شالامار میں قتل4 مقدمات ، زنا13 مقدمات،ڈکیتی۔راہزنی38چوری کے کل مقدمات926درج رجسٹر ہوئے

(ب) جو مقدمات درج رجسٹر ہوئے ، قتل4 گرفتار، زنا5 گرفتار، 13 ملزمان باقی ہیں ڈکیتی۔ راہزنی38چوری گرفتار406باقی520ملزمان ہیں

لاہور: تھانہ یکی گیٹ میں2020-2018تک سنگین مقدمات کی درج ایف آئی آر سے متعلقہ تفصیلات

1058: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے تھانہ یکی گیٹ کے علاقہ میں سال یکم اگست 2018 تا30 مارچ2020 تک قتل، ڈکیتی، چوری اور راہزنی وغیرہ کے بے شمار واقعات ہوئے مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا ہر مقدمہ کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقدمہ نمبر 87/180 بجرم394-397-398کا اندراج کیا گیا اس میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا کتنے ملزمان کو گرفتار کر کے چالان کیا گیا نام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ ملزمان میں کتنے کے اشتہاری ہیں یا فرار ہیں پکڑے گئے ملزمان سے لوٹا گیا مال کتنا بر آمد ہوا نام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ مقدمہ میں اشتہاری / فرار ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نیز اس مقدمہ کی مکمل تفصیلات سے بھی آگاہ فرمائیں ؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ یکی گیٹ کے علاقہ میں یکم اگست 2018 تا 31-مارچ 2020 تک ہونے والے واقعات کی بابت قتل اور ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے جبکہ چوری کے (وہیکل چوری کے 25اور چوری کے 188) ،راہزنی کے 02 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) مقدمہ نمبر 87/180 مورخہ 20.10.1987 بجرم 394 ت پ جرم ایزاد شدہ 398/397/399/402 ت پ تھانہ یکی گیٹ لاہور درج ہوا جس میں دوران تفتیش ملزمان رفاقت اللہ، نوید خالد، غلام فرید، مواحد امین، محمد جاوید، محمد سلیم اور طارق کو حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا۔

(ج) مذکورہ مقدمہ میں 07ملزمان گرفتار کئے گئے کوئی بھی ملزم اشتہاری یامفرور نہ ہے مقدمہ ہذامیں برآمد شدہ رقم مبلغ-/786000روپے بحوالہ رپٹ نمبر 09 مورخہ 22.04.1992 اور رقم مبلغ-/ 20,000روپے رپٹ نمبر09مورخہ 28.04.1992مدعی مقدمہ کے حوالے ہوئی۔

(د) مذکورہ مقدمہ میں کوئی بھی ملزم اشتہاری یامفرور نہ ہے۔

(مقدمہ ہذاکی پراگرس رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

لاہور: تھانہ باغبانپورہ اور شالامار میں قتل،اقدام قتل،راہزنی کی وارداتوں اور درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1060: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری2019 تا31-دسمبر2019 میں حدود تھانہ باغبانپورہ اور حدود تھانہ شالامار ضلع لاہور میں قتل، اقدام قتل،ڈکیتی،راہزنی اور موبائل چھیننے کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) یکم جنوری2019 تا31-دسمبر2019تک حدود تھانہ باغبانپورہ اور حدود تھانہ شالامار ضلع لاہور میں کتنے شہری اپنی موٹرسائیکلوں اور کاروں کی چوری کی وجہ سے محروم ہوئے اور کتنے مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے کتنی کاریں اور موٹرسائیکلیں بازیاب ہوئیں، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 میں حدود تھانہ باغبانپورہ اور تھانہ شالامار ضلع لاہور میں ہونے والی ڈکیتی، راہزنی اور موبائل چھیننے کی وارداتوں کے متعلق قتل کے 15, اقدام قتل 22، ڈکیتی کا 01، راہزنی کے 136 اور موبائل چھیننے کے 59 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 حدود تھانہ باغبانپورہ میں کار چوری کے 3 مقدمات جبکہ موٹر سائیکل چوری کے 121 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان میں سے 2 عدد کاریں اور 40 عدد موٹر سائیکلیں بر آمد کروا کر اصل مدعیان مقدمہ کے حوالے کی گئیں اور 42 عدد ملزمان گرفتار کر کے ان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا، جبکہ شالیمار میں یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 تک (3) عدد موٹر سائیکل چھینا (4) عدد کار چوری (169) موٹر سائیکل چوری (14) عدد رکشہ چوری کے مقدمات درج رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمات شعبہء AVLS سول لائن ڈویژن کے سپرد ہوئی جبکہ شعبہء AVLS سول لائن ڈویژن نے تھانہ شالامار میں موٹر سائیکل چھینا کے (2) کے مقدمات کار چوری کے (2) مقدمات اور رکشا چوری کے (5) عدد مقدمات جبکہ موٹر سائیکل چوری کے (65) عدد مقدمات چالان کئے گئے اور مال مقدمات اصل مالکان کو سپرد داری پر تقسیم کئے گئے اور (35) کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

لاہور کے مختلف تھانوں میں ڈکیتی، قتل، اغوا اور راہزنی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

1061: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ چوہنگ، تھانہ سندر، تھانہ مانگا، تھانہ رائیونڈ اور تھانہ کاہنہ میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی 2020 تک ڈکیتی، قتل، موبائل چوری، اغوا برائے تاوان،

راہزنی اور چوری کی لاتعداد وارداتیں ہوئیں اگر ہاں تو ہر تھانہ میں درج مقدمات کی نام وارالگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں مذکورہ تھانوں میں ان جرائم کے کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیااوران سے کتنی رقم برآمد کی گئی ہر مقدمہ کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ وارداتوں میں لوٹے گئے سامان کی برآمدگی کئے بغیر پولیس ملی بھگت کرکے ملزمان کو چالان کردیتی ہے اوراس طرح وہ عدالتوں سے بری ہونے میں کامیاب ہوجاتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملزمان سے لوٹے گئے سامان کی مکمل برآمدگی کروانے اور غفلت برتنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ چوہنگ، تھانہ سندر، تھانہ مانگامنڈی، تھانہ رائیونڈاور تھانہ کاہنہ میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی 2020 تک ہونے والی ڈکیتی، قتل، موبائل چوری، اغوا برائے تاوان، راہزنی اور چوری کی وارداتوں کی بابت 8261 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ تھانوں میں ان جرائم کے 8261 مقدمات کا اندراج کیا گیا جن کی تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی گئی ان مقدمات میں ملزمان کی گرفتاری اور ان سے مال مقدمات کی برآمدگی کی بابت تفصیلات انوسٹی گیشن ونگ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، بلکہ گرفتار ملزمان سے مال مقدمہ کی برآمدگی کی جاتی ہے۔بغیر برآمدگی کے کسی ملزم کو چالان عدالت نہ کیا جاتا ہے۔تاہم برآمدگی کی بابت تفصیلات انوسٹی گیشن ونگ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ہیں۔

(د) مذکورہ ملزمان سے لوٹے گئے سامان کی برآمدگی کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے اور برآمد شدہ مال/ سامان بذریعہ سپرداری مدعی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ غفلت برتنے والے پولیس افسران/ اہلکاران کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور اور ساہیوال اضلاع میں اجراء لائسنس (ڈرائیونگ) کوٹا یکساں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1097: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ضلع میں اجراء موٹر ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد کتنی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے ہفتہ وار اور ماہانہ کتنے لائسنس کا اجراء ہوتا ہے اور کس کس Category میں جاری کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں اجراء ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد بہت ہی کم ہے جبکہ حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے بہت کثیر تعداد میں خواتین و حضرات نے درخواستیں دی ہوئی ہیں اس سلسلہ میں یکم جنوری 2020 سے تا حال کتنے افراد نے حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے Apply کیا اور Apply کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) حکومت کب تک ضلع ساہیوال کے اجراء ڈرائیونگ لائسنس کا کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا ضلع ہے اور بہت سے دوسرے اضلاع کے لوگ بھی لاہور میں تعینات ہیں اور ملازمت کے سلسلہ میں بھی لاہور میں مقیم ہیں۔ تمام سرکاری ملازم جو لاہور میں تعینات ہیں خواہ وہ کسی بھی ضلع سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنا ڈرائیونگ لائسنس لاہور سے بنوا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص جس کے شناختی کارڈ پر مستقل اور عارضی 2 ایڈریس ہیں وہ دونوں میں سے کسی بھی ضلع سے اپنا ڈرائیونگ لائسنس بنوا سکتا ہے۔

ضلع لاہور میں مناواں ٹریننگ سنٹر، ارفع کریم ٹاور اور 3 DHA ٹیسٹنگ سنٹر ہیں جہاں ہر روز نان کمرشل ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جبکہ کمرشل ٹیسٹ صرف مناواں ٹریننگ سنٹر میں ہر سوموار اور بدھ کو لئے جاتے ہیں۔

ضلع لاہور میں یکم جنوری 2020 سے 31۔اکتوبر 2020 تک مندرجہ ذیل ڈرائیونگ لائسنس جاری گئے ہیں:

کار موٹر سائیکل= LTV+LTV/PSV=10460358

ٹریکٹر ٹرالی07=, =14HTV+HTV/PSV

موٹر کیب رکشہ 59 = ، دیگر کیٹیگری= 13

ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا طریق کار:

1۔ کوئی بھی شخص جس کی عمر 18 سال ہے اور اس کا شناختی کارڈ بنا ہوا ہے وہ نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا اہل ہے۔ جبکہ کمرشل ڈرائیونگ لائسنس کے لئے کم از کم عمر 21 سال ہونا ضروری ہے۔

2۔ اُمیدوار 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر، شناختی کارڈ مع فوٹو کاپی اور 60 روپے کے ٹکٹ جو کہ لرننگ سنٹر پر بھی دستیاب ہوتے ہیں کے ساتھ لرننگ سنٹر پر جاتا ہے جہاں اسے 42 دن کے لئے لرنر پرمٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ لرننگ پرمٹ کے لئے مختلف مقامات پر خدمت سنٹر بنائے گئے ہیں اور موبائل وین بھی چلائی جاتی ہیں۔

3۔ لرننگ پیریڈ 42 دن مکمل ہونے کے بعد امیدوار لائسنسنگ سنٹر سے میڈیکل فارم مع دیگر فائل اور فارم حاصل کرتا ہے جو کہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں اور میڈیکل کروانے اور فائل مکمل کرنے کے بعد ہر کیٹیگری کے لئے مقررہ ایام میں لائسنسنگ سنٹر پر جا کر تحریری، اشارے اور ڈرائیونگ ٹیسٹ دیتا ہے۔

4۔ پاس امیدواروں کا ڈیٹا DLIMS سوفٹ ویئر کے ذریعے آن لائن کر دیا جاتا اور ٹریفک ہیڈ کوارٹرز پنجاب سے اس کا اصل لائسنس پرنٹ کر کے اس کے رہائشی پتا پر TCS یا پاکستان پوسٹ آفس کے ذریعہ بھیج دیا جاتا ہے۔

(ب)،(ج) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے ان کی آبادی اور ڈرائیونگ لائسنس کے لئے اپلائی کرنے والے امیدواروں کو مد نظر رکھ کر تجاویز لینے کے بعد ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹوں کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ تاہم جب کبھی کسی ضلع سے ڈرائیونگ ٹیسٹ بڑھانے کی تجویز آتی ہے تو اس کی آبادی اور امیدواروں کا جائزہ لے کر ڈرائیونگ ٹیسٹوں کی تعداد بڑھا دی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ جناب امین اللہ خان!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! Call Attention Notice کے بعد آپ کی طرف آ جاتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سردار صاحب! آپ پہلے بات کر لیں اور بعد میں جناب امین اللہ خان بات کر لیں گے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! مہربانی۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آج کا جو ایجنڈا دکھایا گیا ہے اس میں آپ نے آئینی بحران، مہنگائی اور امن و امان کی صورتحال پر عام بحث رکھی ہوئی ہے۔ یہ بہت required ہے۔ اللہ کرے کہ آئندہ چند دنوں کے اندر ان تینوں موضوعات پر بات ہو جائے کیونکہ پچھلے تین چار مہینوں کے اندر یہ ایوان بدقسمت حالات کا شکار رہا ہے۔ اس وقت حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والوں کا اپنا نقطہ نظر ہو گا اور ہمارا جو اس وقت اپوزیشن میں ہیں ایک دفعہ حکومت میں گئے اور پھر واپس آئے تو ہمارا اپنا نقطہ نظر ہو گا جو اس بحث کے ذریعے اس

ایوان کے ریکارڈ کا حصہ بھی بنے گا۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آپ نے آئینی بحران اور خاص طور پر پنجاب کے اندر جو بحران اٹھا اس پر بھی focus کیا جائے گا۔ اس سے پنجاب اور پاکستان کی عوام کو بھی بہت ساری معلومات ملیں گی اور ہمارا point of view بھی ان کے سامنے آئے گا۔

جناب سپیکر! آپ کے اس کرسی پر بیٹھنے کے بعد ہم خواہش رکھیں گے اور پر زور appeal کریں گے کہ آپ اس چیز کو consider کریں کہ جتنی بھی اس ہاؤس کی proceeding ہو وہ بغیر کوئی filter لگائے اور بغیر کسی censorship کے تمام پاکستان اور پنجاب کی عوام تک پہنچے تاکہ ہماری contribution اپنے حلقے کے لوگوں کے لئے ہوتی ہے وہ نہ صرف اس ایوان تک محدود رہے بلکہ پورے پنجاب کے طول و عرض تک پہنچے۔ میری آپ سے ایک یہ گزارش ہے and this needs to be in order تاکہ ہماری democratic values میں الحمدللہ ایک اضافہ ہو بجائے اس کے کہ جو پچھلے چار مہینوں میں تنزلی دکھائی دی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ ہماری پارلیمانی پارٹی کی طرف سے کچھ سینئر لوگ رانا صاحب کی قیادت میں آپ کے آفس میں پیش ہوئے تھے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ ہم نے already بحث رکھی ہوئی ہے تو یہ اس وقت بولیں۔ یہ ایک گھنٹہ بولیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میرے خیال میں پہلے Call Attention Notices کو لے لیں۔ ہم نے ابھی یہ بھی فیصلہ کرنا ہے کہ جن لوگوں نے ان تین points پر بات کرنی ہے وہ اپنے نام بھی دے دیں اور ایک time limit بھی رکھ لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس کی کارروائی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ without any filter یہ عوام تک پہنچنی چاہئے۔ انہوں نے ARY کو تو تالے لگوا دیئے ہیں اور عوام تک information پہنچا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سردار صاحب! ہم پہلے Call Attention Notices لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ بھی بات کریں اور ادھر سے بھی بات ہو جائے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو رہا ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ irrelevant بات کر رہے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں جو بات ابھی کر رہا ہوں یہ irrelevant بالکل نہیں ہے۔ اگر آپ میں بات سننے کا صبر ہے تو حکومتی بنچوں میں کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا اپنی بات short کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! I think only three minutes میں بات کروں گا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 30۔جولائی کو ہونے والے الیکشن کے نتیجے میں آج آپ اس کرسی پر الحمدللہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اور شاید حکومتی بنچوں پر بیٹھے ممبران کی بھی کوئی غلطی نہیں ہو گی لیکن ایک procedural غلطی کی وجہ سے جہاں بیلٹ پیپرز پر serial numbers موجود تھے اس کی وجہ سے ہمارے پانچ honourable members کو اس وقت اگلی 15 sittings کے لئے ایک آرڈر کے تحت suspend کیا ہوا ہے۔ وہ suspension order اُس وقت کے Presiding Officer کی طرف سے ہے اور اُس Presiding Officer کے آرڈر کے مطابق ہم نے in writing application اُس Presiding Officer کو دی تھی جس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اُس application پر ہمیں سنا نہیں گیا اور ہمارے پانچ ممبران کو ناجائز طور پر اس ہاؤس کے اندر آنے اور ان کے حلقوں کو represent کرنے سے روکا گیا ہے لہٰذا آپ سے استدعا یہ ہے کہ براہِ مہربانی آج آپ اِسی وقت یہ Ruling عنایت فرمائیں کہ ہماری in writing application پر ہمارے point of view کو آپ کا دفتر آپ کے چیمبر یا کسی کمیٹی رُوم کے اندر آپ کی موجودگی میں سنے گا نہیں، ایک Presiding Officer جو عارضی طور پر صرف ایک دن الیکشن conduct کروانے کے لئے

بیٹھتا ہے وہ ہمارے پانچ ممبران کو اگلے 15 دن کی sittings کے لئے پانچ حلقوں کے representativesکوsuspendکس طرح کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب!اس الیکشن کو آپ نے چیلنج کیا ہوا ہے لہٰذا let's wait for the result.

سردار اویس احمد خان لغاری: وہ ہائی کورٹ میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں ہائی کورٹ کی بات ہی کر رہا ہوں۔پانچ ممبران نےirregularitiesکی ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اُن پانچ ممبران کا کیا قصور ہے؟ میں آپ سے انصاف چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کیapplication نکلواتا ہوں اور اُس کو خود دیکھتا ہوں۔ آپ کے سینئر ممبران بھی درمیان میں بیٹھیں گے اور جوvideo clips ہیں اُس حوالے سے بھی دیکھتے ہیں۔ آج ہم سیشن کے بعد اِنشاءاللہ فیصلہ کرتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہم اچھی روایات چاہتے ہیں بلکہ آپ کے آنے سے اچھی روایات قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اِنشاءاللہ اچھی روایات قائم ہوں گی۔

سردار اویس احمد خان لغاری: آپ اس ہاؤس کو کیسےin orderکریں گے؟ آپ پانچ ممبران کو کس طرحsuspendکر سکتے ہیں؟(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سردار صاحب! اِنشاءاللہ اچھی روایات ہوں گی لیکن آپ تھوڑا سا صبر اور حوصلہ کریں۔ رانا اقبال صاحب، چودھری اقبال صاحب اور منشاءاللہ بٹ صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے جن کے ساتھdecideہوا ہے.so let us decide it دیکھیں، جب بھی کوئی غلط بات اسChairسے جائے گی توthat is not fairہم یہی چاہیں گے کہ آج تک جو اچھی روایات چل رہی ہیں وہ آگے بھی چلیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اُن پانچ ممبران کا کیا قصور ہے، how can you suspend them?

جناب سپیکر: جی، اِنشاء اللہ اس معاملے کو take up کرتے ہیں۔ میں چیک کرتا ہوں اور ابھی اس کو دیکھ لیتے ہیں لیکن آپ دو منٹ صبر تو کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری درخواست already آئی ہوئی ہے اس پر ہمیں سنیں تو سہی۔ اس کے بغیر House in order کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ اس پر Ruling فرما دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے اور آپ کی بات بھی ریکارڈ پر آ گئی ہے۔ میں Ruling دوں گا لیکن جلد بازی والی Ruling نہیں دینا چاہتا جس طرح ڈپٹی سپیکر نے دس ووٹ اڑا دیئے تھے۔ اب آپ اس بات کو رہنے دیں۔ میں سوچ سمجھ کر اس پر Ruling دوں گا اِن شاء اللہ۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! جس طرح Presiding Officer نے Ruling دی تھی اور انہوں نے جلد بازی میں Ruling دی تھی۔

جناب سپیکر: جلد بازی والے آرڈر غلط ہو جاتے ہیں اس لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا نہ کریں۔ اس Chair پر Presiding Officer ہو یا جو بھی Chair پر صدارت کر رہا ہو اُس کو controversy نہ بنائیں اس لئے میں آپ سے یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میرا point یہی ہے کہ آپ فیصلہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں کیسے فیصلہ کر دوں اور جلد بازی میں جیب سے letter کیسے نکال کر دکھا دوں لہٰذا آپ ایسا نہ کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری application پڑھے بغیر کیسے یہ فیصلہ کر دیا کہ ہمارے پانچ ممبران suspend ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے ایسا کیا ہے کہ تو ہم اس کو debatable issue نہ بنائیں۔ اگر پانچ ممبران کا misconduct نہیں ہے تو وہ اِنشاء اللہ آ جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امین اللہ خان صاحب!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ how can you suspend them?

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا مجھے گزارش کرنے کی اجازت ہے؟ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان میں برداشت کرنے کی سکت بھی نہیں ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! House is not in order ہماری بات نہیں سنی جا رہی اس لئے ہم احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

پنجاب میں لمپی سکن کی ویکسین کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہزاروں جانوروں کی ہلاکت

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ ہر وقت اپنے مسائل کی طرف لگے رہتے ہیں لیکن میں ایک عوامی مسئلے کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ پورے پنجاب میں جانوروں میں ایک بیماری Lumpy Skin آئی ہوئی ہے جس سے skin infection ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے جانور مر چکے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اس کی ابھی تک vaccine نہیں پہنچ رہی لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ غریب عوام کے لئے یہاں سے آرڈر جائے تاکہ اُن تک vaccine پہنچے اور اس بیماری کا حل نکلے۔ اس بیماری میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جانور جب مَر جاتا ہے تو اس کی آلائش سے بیماری مزید پھیل جاتی ہے اور اگر دریا میں پھینکا جائے تو جو بندہ نہاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو وہ بھی affect ہوتا ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر Ruling دیں تاکہ ہمارے زمیندار اس پریشانی سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا وزیر لائیو سٹاک تشریف رکھتے ہیں؟

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! کیا میں معزز ممبر کی بات کا جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، پہلے گنتی ہو لینے دیں۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا 15 منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس 15 منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 16۔اگست 2022 دوپہر 12:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل Private Members' Day ہے میری آپ سے گزارش ہو گی کہ time پر تشریف لائیں۔